ایک عظیم کتاب

بہارِ نسواں

مولف

خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں

قادری برکاتی مارہروی

ناشر

سنی دارالاشاعت

...راچی

329

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

52867

تعداد .... ایک ہزار

باراول .... فروری ۱۹۷۴ء

باردوم .... فروری ۱۹۷۹ء

کتابت .... مجید بابر

تصحیح .... احمد میاں برکاتی

طابع .... نفیس اکیڈمی

قیمت

تین روپے

ناشر

سنی دارالاشاعت

۱۰۳/۳۵ بی کورنگی ۴ کراچی ۳۱

Marfat.com

۳۲۹

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تقریظ	۵
۲	عرض ناشر	۷
۳	کچھ مؤلف کے بارے میں	۹
۴	عرض مؤلف	۱۳
۵	طہارت کا بیان	۱۵
۶	چند ضروری اصطلاحیں	۱۶
۷	وضو کا بیان	۱۷
۸	چند احادیث کریمہ	۱۸
۹	فقہی احکام	۱۹
۱۰	متفرق مسائل	۲۱
۱۱	وضو کی سنتیں	۲۲
۱۲	وضو کے مستحبات	۲۳
۱۳	وضو کرنے کا مسنون طریقہ	۲۴
۱۴	وضو کے مکروہات	۲۶
۱۵	وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان	۲۷
۱۶	وہ صورتیں جن میں وضو نہیں جاتا	۲۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۷	وضو کے متفرق مسائل	۲۹
۱۸	ضروری نہایت ضروری	۳۱
۱۹	وضو کی دعائیں	۳۲
۲۰	متفرق مسائل	۳۵
۲۱	غسل کا بیان	۳۷
۲۲	چند احادیث کریمہ	۳۷
۲۳	فقہی احکام	۳۸
۲۴	غسل کی احتیاطیں	۴۰
۲۵	غسل کی سنتیں	۴۲
۲۶	غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے	۴۳
۲۷	متفرق مسائل	۴۵
۲۸	کس پانی سے وضو غسل جائز ہے اور کس سے نہیں	۴۷
۲۹	آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان	۴۹
۳۰	متفرق مسائل	۵۰
۳۱	تیمم کا بیان	۵۲

Marfat.com

۳۲	چند احادیث کریمہ	۵۲
۳۳	فقہی احکام	۵۳
۳۴	متفرق مسائل	۵۴
۳۵	تیمم کا مسنون طریقہ	۵۶
۳۶	کچھ اور مسائل	۵۷
۳۷	حیض کا بیان	۵۹
۳۸	حیض کے مسائل	۶۰
۳۹	نفاس کا بیان	۶۵
۴۰	حیض و نفاس سے متعلق احکام	۶۷
۴۱	ضروری نہایت ضروری	۷۴
۴۲	استحاضہ کا بیان	۷۴
۴۳	نجاست کا بیان اور اس کے احکام	۷۷
۴۴	متفرق مسائل	۸۱
۴۵	نجس چیزوں کے پاک کرنیکا طریقہ	۸۲
۴۶	استنجے کے متعلق چند مسائل	۸۵
۴۷	نماز کے وقتوں کا بیان	۸۷
۴۸	متفرق مسائل	۸۹
۴۹	نماز کی شرطوں کا بیان	۹۱
۵۰	نماز پڑھنے کا طریقہ	۹۵
۵۱	نماز کے فرائض	۱۰۰
۵۲	نماز کے واجبات کا بیان	۱۰۴
۵۳	نماز کی سنتوں کا بیان	۱۰۵
۵۴	نماز کے مستحبات	۱۰۷
۵۵	نماز کے بعد ذکر و دعا	۱۰۷
۵۶	نماز توڑنے والی چیزوں کا بیان	۱۰۸
۵۷	وہ چند چیزیں جو نماز میں مکروہ تحریمی ہیں۔	۱۱۰
۵۸	چند وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ تنزیہی ہیں۔	۱۱۰
۵۹	نماز وتر کا بیان	۱۱۲
۶۰	سنتوں اور نفل نمازوں کا بیان	۱۱۳
۶۱	قضا نماز کا بیان	۱۱۵
۶۲	پردے سے متعلق چند آیات و احادیث	۱۱۷
۶۳	پردے سے متعلق چند احکام	۱۲۱
۶۴	شوہر کے حقوق	۱۲۴
۶۵	بیوی کے حقوق	۱۲۹
۶۶	چہل احادیث	۱۳۳
۶۷	اولاد کی تعلیم و تربیت	۱۳۸

Marfat.com

تقریظ

از

حضرت علامہ مولانا محمد وقار الدین صاحب
قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

ناظم تعلیمات دار العلوم امجدیہ کراچی

الحمد للہ فقیر نے برادر دینی و یقینی حضرت خلیل العلماء مولانا محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی مارہروی سلمہ ربہ صدر المدرسین دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد (سندھ) کی تالیف "بہارِ نسواں" کو بالاستیعاب مطالعہ کیا۔

Marfat.com

الحمدللہ کہ عورتوں سے متعلق مسائل طہارت ونماز کو صحیح
ترجیح، تحقیق وتنقیح پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جس میں
عورتوں سے متعلق طہارت ونماز کے صحیح مسائل، سلیس وسادہ زبان میں
اور دلنشیں انداز بیان میں لکھے جائیں۔

حضرت مولانا موصوف مستحق مبارک باد ہیں کہ انہوں نے بڑی حد
تک اس کمی کو پورا فرما دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی "ہمارا اسلام" نامی کتاب
کے پانچ حصے، و ہماری نماز اور دوسرے متعدد رسائل تالیف فرما کر
مولانا موصوف خدمتِ دین متین فرما چکے ہیں۔

فقیر کی دعا ہے کہ اللہ تعالے مسلمانوں کو اس سے استفادہ کی توفیق
عطا فرمائے، اور مولانا کی عمر، علم وعمل اور صحت میں برکت عطا فرمائے
آمین۔ بجاہِ حبیبہ النبی الکریم علیہ افضل صلوٰۃ والتسلیم۔

فقیر محمد وقار الدین غفرلہٗ
ناظم تعلیمات دار العلوم امجدیہ کراچی
۱۶ محرم الحرام ۱۳۹۴ھ

Marfat.com

عرضِ ناشر

الحمد للہ سُنی باب الاشاعت کا چھٹا شاہکار اپنی شان و شوکت کے ساتھ شائع ہو کر منظرِ عام پر آگیا۔

احباب اہلسنت اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ خواتین کے مسائل پر سلیس اُردو زبان میں آسان سی کوئی کتاب شائع کی جائے۔ جسے پڑھ کر خواتین فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور مسائل سے عدم واقفیت کی صورت میں جو غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں وہ دور ہوں۔ ہمیں بڑی خوشی اور مسرت ہے کہ اس عنوان پر اہلسنت وجماعت کے مایہ ناز عالم و مفتی حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی قبلہ دامت برکاتہم العالیہ (مہتمم دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد سندھ) نے ایک کتاب مستطاب بنام **بہارِ نسواں** تالیف فرمائی۔ جس میں خواتین کے متعلق تقریباً تمام مسائل کو بہت ہی جامع طریقے سے بیان کیا۔ یہ کتاب خواتین کے لئے بیش قیمت وگراں بہا سرمایہ ہے۔ جس کو دوبارہ شائع کرنے کی سعادت الحمد للہ **سُنی باب الاشاعت** حاصل کر رہا ہے۔ ہم اس سلسلے میں علامہ موصوف کے بہت ہی ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری اور ارباب اہل سُنت کی خواہش کے عین مطابق مذکورہ کتاب تالیف فرمائی۔ اور ہم اپنے ان کرم فرماؤں اور معاونین کے بھی بے حد ممنون ہیں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت

Marfat.com

یں دل کھول کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی سنی باب الاشاعت کی اعانت کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے صدقے ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ واضح ہو کہ سنی باب الاشاعت اس سے قبل کئی کتب شائع کر چکا ہے مثلاً حضرت علامہ محقق نقی علیخاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عظیم کتاب احسن الوعا لاداب الدعا۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا رسالہ زکواۃ کی اہمیت سید اختر الحامدی کی تضمین بر سلام اعلیٰ حضرت بہار عقیدت مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی کی بہار شباب وغیرہ کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے جس کو علمائے اہلسنت وعوام اہلسنت ہر خاص وعام نے پسند فرمایا اور بہت ہی سراہا ہمیں اپنے قارئین سے اُمید ہے کہ وہ بہار نسواں کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور آئندہ جو بھی نیک عظائم ہیں ان کی تکمیل کے لئے ہماری بھرپور اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔

الفقیر سید شاہ تراب الحق قادری رضوی غفرلہ

ناظم اعلیٰ :۔ سنی باب الاشاعت

خطیب آخوند مسجد کھارادر کراچی

Marfat.com

کچھ مؤلف کے بارے میں

نام محمد خلیل خاں بن عبد الجلیل خاں بن اسمٰعیل خاں بن سردار خاں بن فیض اللہ خاں لودھی ۔

ابتدائی زندگی جولائی ۱۹۲۰ء میں ضلع علی گڈھ کی مشہور ریاست دادوں سے ملحق موضع کھریری میں ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ عمر شریف چھ روز ہی ہوئی کہ والد ماجد کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ دادا صاحب نے پرورش میں لیا۔ لیکن وہ بھی جلد رخصت ہو گئے۔ جس کے بعد آپ والدہ ماجدہ کے ہمراہ اپنی ننھیال مارہرہ شریف تشریف لے آئے۔ یہاں آکر والدہ ماجدہ بھی رحلت فرما گئیں ابھی تک آپ عمر کے اس حصہ کو نہ پہنچے تھے کہ جہاں نیک و بد کا شعور ہو ۔ چنانچہ چچا صاحب نے اپنی تربیت میں لیا۔ "مارہرہ شریف" ضلع ایٹہ کا ایک مشہور قصبہ ہے۔ جہاں سلسلہ قادریہ کے مشائخ کرام کا فیض صدیوں سے جاری ہے۔ مفتی صاحب موصوف مارہرہ شریف کے محلہ کمبوہ میں "افغان روڈ" پر اقامت پذیر ہوئے۔ وہاں کے دستور کے مطابق آپ نے بھی انگریزی تعلیم حاصل کی اور اوائل ۱۹۳۴ء میں انگریزی مڈل اچھی پوزیشن سے پاس کیا اسی دوران آپ نے ۲/۱ ۱ سال کا عرصہ اپنے چچا صاحب کے ہمراہ حیدرآباد سندھ

Marfat.com

میں بھی گذارا۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے قصبہ سے باہر حصولِ علم کے لئے نہ جاسکے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ چنانچہ ریاست مینڈو کے مدرسہ یوسفیہ عربیہ میں چھ ماہ تک گلستان، بوستان پڑھی۔ جس کے بعد تقدیر کشاں کشاں آپ کو پھر ریاست دادوں لے آئی۔

آپ کے نانا کرم خانصاحب مولانا عبدالرحمٰن خانصاحب مرحوم کے برادر حقیقی تھے۔ اور مولانا مرحوم مولانا لطف اللہ صاحب علی گڈھی رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز تلامذہ میں شمار کئے جاتے تھے۔ گویا علم دین آپ کو انہیں حضرت کی وراثت ہاتھ میں آیا۔

۹ مارچ ۱۹۳۵ء، ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ آپ مدرسہ حافظیہ سعیدیہ میں عربی کی پہلی جماعت میں داخل ہوئے یہ مدرسہ نواب ابو بکر خانصاحب نے قائم کیا تھا۔ پہلے ہی امتحان میں آپ اپنی جماعت میں اوّل رہے اور بعد میں ہر امتحان میں یہی پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ دو سال کے عرصہ بعد ہی حضرت صدر الشریعۃ مولانا شاہ محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ کی تعلیمی سرپرستی قبول فرمائی۔ اور یہ دور مدرسہ کا شاندار دور تھا۔ ۱۳۵۹ھ میں درجۂ مولوی اور ۱۳۶۱ھ میں عالم کی سند اسی مدرسہ سے حاصل کی آپ مدرسہ کے ممتاز طلبہ کی صف میں شامل تھے۔ شعبان ۱۳۶۲ھ میں آپ نے دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی اور اسی سال رسم دستار بندی عمل میں آئی۔ حضرت مفتی اعظم ہند نے سند حدیث عنایت فرمائی۔

بیعت وخلافت:۔ زمانۂ طالب علمی ہی میں آپ کا خیال تھا کہ حضرت

Marfat.com

حجۃ الاسلام مولانا الشاہ حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل کریں۔ لیکن وقتاً فوقتاً تین مرتبہ یہ خواب دیکھا کہ جامع مسجد برکات مارہرہ شریف میں حضرت تاج العلماء وارث الاکابر الاسیاد بالاستحقاق والانفراد مولانا الشاہ محمد میاں صاحب قدس سرہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی زمانہ میں مارہرہ شریف حاضر ہو کر اپنا نام غلامان برکات میں شامل کرالیا۔ حضرت اقدس کے خلیفہ و جانشین حضرت سید شاہ حسن میاں صاحب نے حضرت اقدس کے ایماء پر ان کے وصال کے بعد سندِ خلافت عطا فرمائی۔ بعدہٗ صاحبزادہ اعلیحضرت قدس سرہ حضرت مفتیٔ اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفٰے رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری دامت برکاتہم العالیہ نے قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور جملہ اذکار و اوراد و اشغال و اوفاق و اعمال اور "النور و البہار" کے تمام مذکورات کی اجازت کے ساتھ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کی خصوصاً اور دیگر سلاسل کی عموماً سند خلافت عطا فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب موصوف مدظلہ العالی حضرت صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں شامل تھے۔ حتیٰ کہ خود حضرت نے اپنی کتاب "**بہارِ شریعت**" میں مفتی صاحب کا ذکر کیا ہے۔

پاکستان میں آمد

فراغت کے بعد آپ مارہرہ شریف ہی رہے اور حالات کی کشاکش کی بنا پر ترک وطن کر کے ۲۳ شعبان ۱۳۷۱ھ میں پاکستان تشریف لے آئے۔

کچھ عرصہ میرپور خاص اور پھر کراچی میں ایک سال تک رہے۔ بعدہٗ حاجی محمد عمر صاحب برکاتی کے مشورے پر حیدرآباد منتقل ہو گئے۔ جہاں حاجی صاحب موصوف نے مفتی صاحب کے لئے ایک مکان حاصل کر لیا تھا۔ اسی زمانہ میں سید جعفر حسین شاہ صاحب مرحوم کی نگرانی و سرپرستی میں دارالعلوم احسن البرکات کی بنیاد رکھی۔ اس وقت دارالعلوم سندھ میں ممتاز مقام کا حامل ہے۔ مفتی صاحب موصوف کے دستِ مبارک سے اب تک تقریباً ساٹھ طلبار درجہ حدیث سے سندِ فراغ حاصل کر چکے ہیں۔

اس وقت مفتی صاحب قبلہ بڑی خوش اسلوبی سے دارالعلوم کو چلا رہے ہیں۔ حیدرآباد میں آپ "مفتی اعظم حیدرآباد" کے لقب سے مشہور ہیں۔ اب تک ہزاروں فتاوٰی جاری فرما چکے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم کی تفسیر فرما رہے ہیں اب تک سترہ پارے مکمل ہو چکے ہیں چند پارے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ بعض کتب درج ذیل ہیں۔ روشنی کی طرف، ہماری نماز، چہل احادیث کریم، آئینہ حق نما، نماز کی کتاب، درود و سلام، تحفہ عید قرباں، تحفہ رمضان، تحفہ محرم، تحفہ عید الفطر، ہمارا اسلام (جو پانچ حصوں پر مشتمل ہے) مفتی صاحب موصوف کو اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے والہانہ نسبت و محبت ہے۔ یہ بات بہت کم احباب کے علم میں ہے کہ مفتی صاحب موصوف ایک سچے نعت گو شاعر ہیں۔ آپ کے کلام کا ایک دیوان پاکستان آتے ہوئے راستہ میں ضائع ہو گیا اور دوسرا دیوان موجود ہے۔ نعت وغیرہ کی صورت میں آپ کا کافی کلام شائع ہو چکا ہے۔

پیش کردہ:- احمد میاں برکاتی ـ فاضل عربی۔

Marfat.com

کچھ عرصہ میرپور خاص اور پھر کراچی میں ایک سال تک رہے۔ بعدہٗ حاجی محمد عمر صاحب برکاتی کے مشورے پر حیدر آباد منتقل ہو گئے۔ جہاں حاجی صاحب موصوف نے مفتی صاحب کے لئے ایک مکان حاصل کر لیا تھا۔ اسی زمانہ میں سید جعفر حسین شاہ صاحب مرحوم کی نگرانی و سرپرستی میں دار العلوم احسن البرکات کی بنیاد رکھی۔ اس وقت دار العلوم سندھ میں ممتاز مقام کا حامل ہے۔ مفتی صاحب موصوف کے دستِ مبارک سے اب تک تقریباً ساٹھ طلبار درجۂ حدیث سے سند فراغ حاصل کر چکے ہیں۔

اس وقت مفتی صاحب قبلہ بڑی خوش اسلوبی سے دار العلوم کو چلا رہے ہیں۔ حیدر آباد میں آپ "مفتیٔ اعظم حیدر آباد" کے لقب سے مشہور ہیں۔ اب تک ہزاروں فتاویٰ جاری فرما چکے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم کی تفسیر فرما رہے ہیں اب تک سترہ پارے مکمل ہو چکے ہیں چند پارے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ بعض کتب درج ذیل ہیں۔ روشنی کی طرف، ہماری نماز، چہل احادیث کریم، آئینہ حق نما، نماز کی کتاب، درود و سلام، تحفۂ عید قرباں، تحفۂ رمضان، تحفۂ محرم، تحفۂ عید الفطر، ہمارا اسلام (جو پانچ حصوں پر مشتمل ہے) مفتی صاحب موصوف کو اعلحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے والہانہ نسبت و محبت ہے۔ یہ بات بہت کم احباب کے علم میں ہے کہ مفتی صاحب موصوف ایک سچے نعت گو شاعر ہیں۔ آپ کے کلام کا ایک دیوان پاکستان آتے ہوئے راستہ میں ضائع ہو گیا اور دوسرا دیوان موجود ہے۔ نعت وغیرہ کی صورت میں آپ کا کافی کلام شائع ہو چکا ہے۔

پیش کردہ:۔ احمد میاں برکاتی ۔ فاضل عربی۔

Marfat.com

عرض مؤلف

اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان کہ اس نے مجھ جیسے بے مایہ و بے بضاعت کو یہ توفیقِ خیر رفیق عطا فرمائی کہ اس فقیر نے مایۂ علم و حسن سے تو راہو نے کے باوجود "ہماری نماز" کی تالیف کے بعد مسلمان بچوں اور بچیوں کے لیے چند سال قبل "ہمارا اسلام" کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی جو پانچ حصوں پر مشتمل ہے اور ہر حصہ شعبۂ عقائد و شعبۂ اعمال پر منتظم۔

جس وقت یہ کتاب شائع ہوئی اس وقت اس ہیچمداں کو یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ کتاب عوام و خواص میں اس قدر مقبول و پسندیدہ ہو گی جس کا اندازہ اساطینِ دین و ملت و علمائے اہلِ سنت و جماعت کی اس قدر افزائی سے ہوتا ہے جو ان کی زبانِ حق ترجمان اور قلمِ حق رقم سے وقتاً فوقتاً ظہور میں آیا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

انہیں ایام میں اس سرتاپا بے بضاعت سے بعض احباب نے تقاضا کیا کہ فقہی مسائل پر مشتمل میں ایک ایسی کتاب بھی ترتیب دوں جس سے عام مسلمان عورتیں استفادہ کر سکیں اور جس میں طہارت و نماز کے مسائل خصوصاً ایسے نہج پر لکھے جائیں کہ عام حالات میں یہ کتاب ان کی صحیح رہنمائی کر سکے اور بہترین رفیق ثابت ہو۔

Marfat.com

یہ ہیچمداں کہ حقیقتاً علمائے کرام کی خاک پا کے برابر بھی نہیں اپنی اہم مصروفیتوں کے باوجود، اپنے اساتذہ کرام و مشائخ عظام کی عنایات بے غایات کی بدولت، جو اس فقیر پر مبذول رہی ہیں اور آج بھی رہتی ہیں۔ اپنی سعی کوششوں میں کامیاب ہوا۔ اور "بہارِ نسواں" کے نام سے یہ کتاب ترتیب دے کر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ اس فقیر کو اس مقصد میں کہاں تک کامیابی ہوئی اس کا فیصلہ اہلِ علم فرمائیں گے۔

ناظرین سے التماس ہے کہ کسی غلطی پر مطلع ہوں تو اس فقیر کو آگاہ فرمائیں۔ والسلام

العبد محمد خلیل خاں القادری البرکاتی المارہروی

۱۵ رجب ۱۳۹۳ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد والصلوٰۃ والسلام علی حبیبه سیدنا محمد الممجد وعلی آله واصحابه والتابعین لهم باحسان وعلینا بهم ولهم ومعهم وفیهم برحمتك یا حنان یا منان۔

طہارت کا بیان

نماز کے لئے طہارت (پاکی) ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علمائے کرام کفر لکھتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔

(امام احمد)

ایک روز نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھتے تھے کو متشابہ لگا۔ یعنی قرارت میں شبہ پڑا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا۔ "کیا حال ہے، ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے۔ انہیں کی وجہ سے امام کو قرارت میں شبہ پڑتا ہے۔" (نسائی شریف)

تو جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا۔ یہ تو عبادت کی بے ادبی و توہین ہے اور اس کا نتیجہ معلوم۔

Marfat.com

مولیٰ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہر مسلمان کا خاتمہ ایمان پہ فرمائے۔ آمین

طہارت کی دو قسمیں ہیں:۔

(١) طہارت صُغریٰ (٢) طہارت کُبریٰ

طہارت صغریٰ وضو ہے اور طہارت کبریٰ غسل۔

جن چیزوں سے صرف وضو لازم آتا ہے ان کو حَدَثِ اصغر کہتے ہیں اور جن چیزوں سے غسل فرض ہو ان کو حَدَثِ اکبر کہا جاتا ہے۔ (عامہ کتب)

چند ضروری اصطلاحیں

(١) فرض:۔ وہ بات کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت میں ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و معدوم ہو گی۔ اس کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

(٢) واجب:۔ وہ کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے (چھٹکارا پانے) کا احتمال ہے مگر غالب گمان اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے۔ کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار چھوڑنا گناہ کبیرہ۔

٣۔ سُنت مؤکدہ:۔ وہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ کبھی ترک بھی فرمادیا ہو (نہ کیا ہو) یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی

Marfat.com

اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت بُرا۔ یہاں تک کہ جو اس کے چھوڑنے کی عادت ڈال لے وہ عذاب کا مستحق ہے۔

۴۔ سُنت غیر مؤکدہ :۔ وہ کہ اس کا چھوڑنا شریعت کو پسند نہیں۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ بطورِ عادت ہو عتاب کا موجب نہیں۔

۵۔ مستحب :۔ وہ جس کا کرنا شریعت کو پسند ہے مگر نہ کرنے پر کچھ ناپسندی نہ ہو اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

۶۔ حرام قطعی :۔ یہ فرض کا مقابل ہے اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہِ کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔

۷۔ مکروہ تحریمی :۔ وہ کہ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اور چند بار اس کا کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔

۸۔ مکروہ تنزیہی :۔ وہ جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس کے کرنے پر عذاب آئے۔

وضو کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ؕ

یعنی "اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔"

Marfat.com

چند احادیث کریمہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

۱۔ قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ہاتھ آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے (بخاری و مسلم)

۲۔ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے۔ اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے۔ اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے۔ پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا اس کے علاوہ ہے۔ (مالک و نسائی)

۳۔ جو شخص ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دونا ثواب ہے اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔ (امام احمد)

۴۔ جو شخص سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دونا ثواب ہے۔ (طبرانی)

۵۔ جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی (ترمذی)

Marfat.com

فقہی احکام

آیۂ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے ثابت ہوا کہ وضو میں چار باتیں فرض ہیں۔

١۔ مُنہ دھونا۔

٢۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا۔

٣۔ سر کا مسح کرنا۔

٤۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

فائدہ:۔ ١۔ کسی عضو کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصّہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک۔ آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا اس بات کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ لوگ اس کی طرف توجہ نہیں دیتے اور نمازیں برباد جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ رکھا جائے ان پر پانی نہ بہے گا جس کی تشریح ہر عضو میں بیان کی جائے گی۔

٢۔ کسی عضو پر تر ہاتھ پھیرنے یا تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔

(درمختار وغیرہ)

١۔ منہ دھونا:۔ شروع پیشانی سے (یعنی جہاں تک عموماً سر کے بال ہوتے ہیں) ٹھوڑی یعنی نیچے کے دانت جمنے کی جگہ تک لمبائی میں اور ایک کان سے دوسرے کان تک چوڑائی میں۔ اس حد کے اندر جلد کے ہر حصے پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

(ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ :۔ لبوں کا وہ حصہ جو عموماً اور عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے یوں ہی رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا بھی فرض ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ :۔ نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ حرکت دینا ضروری نہیں۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

۲۔ ہاتھ دھونا :۔ اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ اگر کہنیوں سے ناخنوں تک کوئی جگہ ذرہ برابر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ ہر قسم کے جائز و ناجائز گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، پہنچیاں، کنگن کانچ لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ :۔ ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں، انگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے، کلائی کے بال جڑ سے نوک تک، ان سب پہ پانی بہہ جانا ضروری ہے اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پہ پانی بہہ گیا مگر کسی ایک بال کی نوک پہ نہ بہا تو وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے (درمختار)

مسئلہ :۔ عورتوں کو پھنسی چوڑیوں کا شوق ہوتا ہے انہیں ہٹا ہٹا کر پانی بہائیں (فتویٰ رضویہ)

۳۔ سر کا مسح :۔ سر پہ بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں

Marfat.com

و خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے۔ (ردالمحتار) سر سے نیچے جو بال لٹکتے ہیں ان کا مسح کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ مسح کرنے کے لئے ہاتھ تر ہونا چاہیئے۔ خواہ کسی عضو کو دھونے کے بعد ہاتھ میں تری رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔ ہاں کسی عضو کے مسح کے بعد ہاتھ میں جو تری رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لئے کافی نہ ہو گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ دوپٹہ پر مسح ہرگز کافی نہیں۔ مگر جب کہ دوپٹہ اتنا باریک اور تری اتنی زیادہ ہو کہ کپڑے سے پھوٹ کر چوتھائی سر یا بالوں کو تر کر دے تو مسح ہو جائے گا (بحر وغیرہ)

۴۔ **پاؤں دھونا:۔** اس حکم میں گٹے بھی داخل ہیں، گھاٹیاں، انگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں اور کونچیں سب کا دھونا فرض ہے۔ (عامۂ کتب)

مسئلہ:۔ چھلے اور سب گہنے کہ گٹوں پر یا ان سے نیچے ہوں ان کا حکم وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ (فتاویٰ رضویہ)

متفرق مسائل

۱۔ آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیئے کہ نقصان دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

۲۔ جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہہ جانا شرط ہے۔ اگرچہ بلا ارادہ اپنے فعل سے نہ ہو مثلاً مینہ برسا اور اعضائے وضو کے ہر حصے سے دو دو

Marfat.com

قطرے پانی کے بہہ گئے وہ اعضاء دھل گئے۔ یا بھوار برسی اور چوتھائی سر کو تری پہونچ گئی تو مسح سر کا فرض اتر گیا۔ (درمختار وغیرہ)

۳۔ جس چیز کی انسان کو ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی دیکھ بھال اور احتیاط میں حرج ہو، اس کا ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کہیں لگا رہ جانا، وضو ہونے سے نہیں روکتا۔ اگرچہ وہ چیز جرم دار ہو اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہونچے اگرچہ سخت چیز ہو۔ جیسے پکانے گوندھنے والیوں کے لئے آٹا، عورت کے لئے مہندی یا کوئے پلک میں سرمہ کاجل۔ اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ۔ (درمختار)

۴۔ عورت کے ہاتھ پاؤں پر مہندی کا جِرم (تہ) لگا رہ گیا اور خبر نہ ہوئی تو وضو غسل ہو جائے گا۔ ہاں جب معلوم ہو جائے تو چھڑا کر وہاں پانی بہا دے۔ یونہی سرمہ آنکھ کے کوئے یا پلک میں رہ گیا اور خبر نہ ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ)

۵۔ کسی کے ماتھے پر افشاں چنی ہو اور اوپر سے پانی بہا دیا یا ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر سرخی کا جرم (تہ) موجود ہے اور وضو کر لیا تو وضو نہ ہوگا کہ نہ یہ ضرورت کی چیزیں ہیں اور نہ ان کی نگہداشت اور احتیاط میں کوئی حرج لہٰذا ماتھے کا گوند اور سرخی کا جرم دور کر کے وضو غسل کرنا چاہیئے۔

وضو کی سنتیں

۱۔ نیت کرنا۔

52867

Marfat.com

۲۔ بسم اللہ سے شروع کرنا۔

۳۔ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا۔

۴۔ مسواک کرنا۔ (یہ عورتوں کے لیے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی سنت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے لئے مسی کافی ہے۔ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں۔

(الملفوظ)

۵۔ تین چلو پانی سے تین کلیاں کرنا۔

۶۔ تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

۷۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۸۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

۹۔ جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھونا۔

۱۰۔ پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔

۱۱۔ ساتھ ہی دونوں کانوں کا اسی پانی سے مسح کرنا۔

۱۲۔ ترتیب سے وضو کرنا کہ پہلے منہ پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں۔

۱۳۔ اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔ (عامہ کتب)

وضو کے مستحبات

۱۔ قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔

Marfat.com

۲۔ وضو کا پانی پاک جگہ گرانا۔

۳۔ پانی بہاتے وقت ہر حصہ پر تر ہاتھ پھیر لینا۔

۴۔ اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔

۵۔ وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔

۶۔ وقت سے پہلے وضو کر لینا۔

۷۔ انگوٹھی وغیرہ کو حرکت دینا۔ اگر تنگ ہو تو ہلانا ضروری ہے۔

۸۔ اطمینان سے وضو کرنا۔

۹۔ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔

۱۰۔ ہر عضو کو دھوتے وقت نیت وضو حاضر رہنا۔

۱۱۔ بسم اللہ اور درود شریف وغیرہ دعائیں پڑھنا۔

۱۲۔ گردن کا مسح کرنا۔

۱۳۔ وضو سے فارغ ہوتے ہی آسمان کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر کلمۂ شہادت اور اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھنا۔

۱۴۔ وضو کا بچا ہوا تھوڑا پانی پی لینا۔

۱۵۔ بغیر ضرورت بدن کو بالکل کپڑے سے خشک نہ کرنا۔ (عامہ کتب)

وضو کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے نیت کر کے وضو کرنے، قبلہ رو، اونچی جگہ بیٹھیں، وضو کا پانی پاک جگہ گرائیں اور وضو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ

Marfat.com

الا سلام پڑھیں پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں اور اس کا خیال رکھیں
کہ انگلیوں کی گھائیاں اور کروٹیں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں ورنہ وضو نہ ہوگا۔ پھر
تین مرتبہ مسواک کریں۔ پھر تین بار اس طرح کلی کریں کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں
کی سب کھڑکیوں میں غرض ہر بار منہ کے اندر ہر ریزہ پر پانی بہہ جائے اور روزہ نہ
ہو تو غرغرہ کریں اور کلی یا غرغرہ داہنے ہاتھ سے پانی لے کر کریں۔ پھر بائیں ہاتھ
کی چھنگلی ناک میں ڈال کر ناک صاف کریں اور تین چلو سے تین بار ناک میں پانی
چڑھائیں کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہہ جائے اور روزہ
نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیں یہ کام داہنے ہاتھ سے کریں پھر منہ دھونے کے لیے
دونوں ہاتھوں سے ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالیں کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل
جائے اور دونوں رخسار ساتھ ہی ساتھ دھوئیں اور منہ پر پانی لمبائی میں پیشانی کے
بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان
تک بہائیں۔ پھر پہلے داہنا پھر بایاں، دونوں ہاتھ کہنیوں تک اس طرح دھوئیں کہ
پانی کی دھار ناخنوں سے کہنیوں تک برابر پڑتی چلی جائے۔ اور اس کا خیال رکھیں کہ ایک
رونگٹا بھی خشک نہ رہے۔ اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہوا بہہ گیا اور اوپری حصہ
خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔ پھر پورے سر کا مسح کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں
ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ
کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر گدی تک اس طرح
کھینچتے ہوئے لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے
ہوئے پیشانی تک واپس لائیں اور کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا

Marfat.com

اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ گلے پر ہاتھ نہ لگائیں کہ بدعت ہے۔

پھر تین تین بار پہلے دایاں پھر بایاں دونوں پاؤں ٹخنے کے اوپر نصف پنڈلی تک دھوئیں اور دھونے میں ہر بار پانی پاؤں کے ناخنوں کی طرف گٹوں کے اوپر تک لائیں کہ سنت یہی ہے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے کریں۔ وضو کے بعد میانی پر کچھ پانی چھڑک لیں کہ شیطانی وسوسہ کو دور کرتا ہے۔ پھر بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لیں کہ شفا بخشتا ہے اور آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت اور انا انزلناہ پڑھ لیں۔ (عامہ کتب)

وضو کے مکروہات

۱۔ وضو کے لئے ناپاک جگہ بیٹھنا یا ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا۔

۲۔ اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں پانی ٹپکانا۔

۳۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔

۴۔ پانی میں تھوکنا، ناک سنکنا اگرچہ دریا یا حوض ہو۔

۵۔ قبلہ کی طرف تھوکنا یا کلی کرنا۔

۶۔ بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔

۷۔ زیادہ پانی خرچ کرنا۔

۸۔ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

۹۔ چہرہ پر زور سے پانی مارنا۔

Marfat.com

۱۰۔ ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ یہ ہندوؤں (کافروں) کا طریقہ ہے۔

۱۱۔ گلے کا مسح کرنا۔

۱۲۔ بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔

۱۳۔ دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۱۴۔ تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔

۱۵۔ دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا کہ وہ برص (سفید داغ) پیدا کرتا ہے۔

۱۶۔ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کر لینا۔

۱۷۔ کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں شریعت مطہرہ نے نواقض وضو قرار دیا ہے۔ یعنی ان میں سے اگر ایک بھی پائی جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ان میں بعض یہ ہیں۔

۱۔ آگے یا پیچھے کے مقام سے پیشاب پاخانہ وغیرہ کسی نجاست یا کیڑے یا پتھری کا نکلنا یا پیچھے سے ہوا کا خارج ہونا۔

۲۔ خون، پیپ یا زرد پانی جب کہ کہیں سے نکل کر ایسی جگہ بہہ کر جا سکے کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔

۳۔ آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہا میں دانہ یا ناسور یا کوئی بیماری ہو اور اس وجہ سے جو آنسو یا پانی بہے گا وضو توڑ دے گا۔ دکھتی ہوئی آنکھ سے جو آنسو بہتا ہے اس کا یہی حکم ہے بلکہ یہ پانی خود بھی نجس ہے۔

Marfat.com

۴۔ کھانے یا پانی یا صفرا کی منہ بھر تے، یوں ہی جمے ہوئے خون کی منہ بھر تے، اور بہتے ہوئے خون کی تے جب کہ تھوک اس پر غالب نہ ہو، وضو توڑ دیتی ہے۔

۵۔ بے ہوشی، غشی، پاگل پن اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائے، وضو توڑ دیتا ہے۔

۶۔ بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں جب کہ جاگتے ہیں اور رکوع سجود والی نماز میں ہو وضو توڑ دیتا ہے۔

۷۔ سو جانے سے بھی وضو جاتا رہتا ہے۔ مثلاً لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی۔ یا کسی چیز کے سہارے بیٹھے بیٹھے نیند آگئی۔ کہ اگر وہ چیز نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا۔ اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا سجدے میں قصداً سو گئی تو بھی وضو گیا اور نماز بھی گئی۔

۸۔ منہ سے خون کا نکلنا بھی جب کہ تھوک پر غالب ہو ناقضِ وضو ہے۔
(عامہ کتب، بہار شریعت)

وہ صورتیں جن میں وضو نہیں جاتا

۱۔ خون یا پیپ یا زرد پانی ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر آتا ہے۔

۲۔ یا اپنی یا پرائی شرمگاہ (پیشاب پاخانہ کی جگہ) پر ہاتھ لگایا۔

۳۔ یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی

آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہیں۔

۴۔ یا ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا

۵۔ کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا۔

۶۔ جوں، کھٹمل، مچھر یا پسو نے خون چوسا۔

۷۔ بلغم کی تے جتنی بھی ہو

۸۔ بیٹھے بیٹھے جھونکے لیتی رہی یا اونگھتی رہی۔

۹۔ یا نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگایا۔

توان صورتوں میں وضو نہ جائے گا اور آخری صورت میں نماز یا سجدہ فاسد ہے۔ (عامہ کتب)

فائدہ:۔ اپنی یا پرائی شرمگاہ دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے جیسا کہ مشہور ہے محض بے اصل بات ہے۔ ہاں بلاضرورت بدن کھلا رکھنا اگرچہ وہ سر ہو یا کلائی یا بازو اور دوسرے کے سامنے کھولنا حرام ہے۔

وضو کے متفرق مسائل

۱۔ خود پانی کا بدن کے حصوں پر بہہ جانا ضروری ہے اگر ہاتھ یا پاؤں کے نیچے پر پانی ڈالا، کہنیوں اور پاؤں کے گٹوں تک نہ پہنچا تھا کہ بیچ میں ہاتھ لگا کر آخر عضو تک پھیر دیا (جیسا کہ بہت لوگ کرتے ہیں) تو وضو نہ ہو گا کہ یہ بہانا نہ ہوا چپڑنا ہوا اور فرض بہانا تھا۔

۲۔ مستحب ہے کہ اعضاء دھونے سے پہلے بھیگا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دوڑ تا ہے

Marfat.com

اور تھوڑا بہت کا کام دیتا ہے۔ خصوصاً جاڑے میں اس کی زیادہ حاجت ہے کہ اعضا میں خشکی ہوتی ہے۔ بہتی دھار بیچ میں جگہ چھوڑ جاتی ہے جیسا کہ معلوم ہے اس ترکیب سے وضو بھی کامل ہوگا اور پانی میں اسراف (فضول خرچی) سے بھی انسان بچا رہے گا۔

۳۔ بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا۔ حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اور اس طرح دھونے میں منہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ یوں ہی چلو میں پانی لے کر کلائی پر الٹ لینا ہرگز کافی نہیں۔

۴۔ جو حصے دھونے کے ہیں طہارت میں ان میں سے ہر حصہ کا پورے تین بار دھونا سنت موکدہ ہے۔ لہذا ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ عضو کا کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی اور اس میں چلوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عضو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے۔

۵۔ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر تاگا باندھا جاتا ہے کہ پانی کا بہنا تو درکنار، تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا۔ اس سے بچنا لازم ہے۔

۶۔ پانی احتیاط سے خرچ کریں۔ بے سبب زیادہ خرچ کرنے سے بچیں۔ بعض لوگ چلو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ ابل جاتا ہے۔ حالانکہ جو گرا بے کار گیا۔ اس سے احتیاط چاہیئے۔ جس کام کے لئے لیں اس کا اندازہ کر لیں۔ مثلاً ناک میں پانی چڑھانے کے لئے آدھا چلو کافی ہے۔

Marfat.com

۷۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے یا جلدی جلدی تین بار پچ پچ کر لینے سے کلی، اور ناک کی پھنک یا نوک سے پانی چھلا لینے سے وضو میں سنت ادا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں بلکہ اس کی عادت ڈالنا گناہ ہے اور غسل میں ایسا کرنے سے تو غسل ادا ہی نہیں ہوتا۔ کہ فرض رہ جاتا ہے۔

۸۔ استنجے کے بعد جو پانی برتن میں بچ رہا ہے پاک ہی ہے اس سے وضو جائز ہے اور اس کا پھینک دینا گناہ و ناجائز۔ یوں ہی وضو کے بعد لوٹے میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ دوسرے وضو یا کسی اور کام میں آسکتا ہے۔ لوگ اسے پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے کہ اسراف میں داخل ہے۔

(درمختار۔ ردالمحتار فتاوی رضویہ بہار شریعت)

ضروری نہایت ضروری

بدن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو تو جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک تو ہے مگر اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی حصہ جو وضو میں دھویا جاتا ہے۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے۔ اس کے جسم کا کوئی حصہ جو دھلا نہ ہو، پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا۔ اس سے وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔ اس کا پینا اور اس سے آٹا گوندھنا مکروہ ہے۔ ہاں کپڑے وغیرہ دھونے کے کام آسکتا ہے۔ عورتیں اس مسئلہ کی طرف

Marfat.com

خاص توجہ دیں۔ وہ اکثر چھنگلی یا کسی انگلی کی گانٹھ پانی میں ڈال کر دیکھتی ہیں کہ گرم ہے یا نہیں اور اس کا انہیں خیال بھی نہیں ہوتا کہ اب یہ پانی نہ وضو کے قابل رہا اور نہ غسل کے۔ ہاں ہاتھ دھو کر ڈالیں تو کوئی حرج نہیں۔ یوں ہی اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے پانی میں ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو۔ جیسے کھانے کے لئے یا وضو کے لئے، تو یہ پانی مستعمل ہو گیا۔ یعنی وضو و غسل کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔ (نور الابصار فتاوٰی رضویہ وغیرہ)

ایسے پانی کو جو مستعمل ہو گیا اگر وضو یا غسل کے کام میں لانا چاہیں تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں۔ یہ سب پانی کام کا ہو جائے گا۔

(درمختار رد المحتار وغیرہ)

وضو کی دعائیں

۱۔ کلی کرتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

الٰہی میری مدد فرما، قرآن کی تلاوت اور اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت پر۔

۲۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ۔

الٰہی مجھے جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بدبو نہ سونگھا۔

۳۔ منہ دھوتے وقت :۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ط	الٰہی تو میرا چہرہ روشن کر جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ۔

۴۔ داہنا ہاتھ دھوتے وقت:۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ط	الٰہی میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔

۵۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت:۔

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔	الٰہی میرا نامۂ اعمال نہ میرے بائیں ہاتھ میں دینا نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے۔

۶۔ سر کا مسح کرتے وقت:۔

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ۔	الٰہی تو مجھے اپنے عرش کے سائے میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔

۷۔ کانوں کا مسح کرتے وقت:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ۔	الٰہی تو مجھے ان لوگوں میں کر دے جو بات سنتے اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

۸۔ گردن کا مسح کرتے وقت:۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ۔	الٰہی میری گردن آگ سے آزاد کر دے

۹ ۔ دایاں پاؤں دھوتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ	اے اللہ میرا قدم پل صراط پر ثابت رکھ جس دن اس پر قدم لغزش کریں گے ۔

۱۰ ۔ بایاں پاؤں دھوتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ۔	اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میری کوشش کو کامیاب بنا ، اور میری تجارت ہلاک نہ ہو ۔

۱۱ ۔ وضو سے فارغ ہوتے ہی :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ	اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاک لوگوں میں کر دے ۔

۱۲ ۔ پھر کھڑے ہو کر اور آسمان کی طرف منہ کر کے :۔

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ۔	تو پاک ہے اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں

Marfat.com

متفرق مسائل

۱۔ جو چیز انسان کے بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں۔ مثلاً خون کہ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

۲۔ خارش یا پھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو۔ کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے پاک ہے۔

۳۔ سوتے میں جو رال منہ سے گرے اگرچہ پیٹ سے آئے اور بدبودار ہو، پاک ہے۔

۴۔ آنکھ دکھنے میں جو آنسو بہتا ہے ناپاک بھی ہے اور ناقض وضو بھی اس سے احتیاط ضروری ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کرتے وغیرہ سے اس آنسو کو پونچھ لیا کرتے ہیں۔ اور اپنے خیال میں اسے اور آنسوؤں کی طرح سمجھتے ہیں یہ غلطی ہے اور اگر ایسا کیا تو کپڑا ناپاک ہو گیا۔

۵۔ شیر خوار بچے (دودھ پیتے) نے دودھ ڈال دیا۔ اگر وہ منہ بھر ہے نجس ہے۔ درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے گا ناپاک کر دے گا۔ لیکن اگر یہ دودھ معدے سے نہیں آیا بلکہ سینے تک پہونچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

۶۔ درمیان وضو میں کوئی ایسی بات ہوئی جس سے وضو جاتا رہا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے۔ وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے۔

۷۔ منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا تو اگر لوٹے کٹورے یا کسی اور برتن

Marfat.com

سے منہ لگا کر پی لیے پانی پیا تو لوٹا کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ ایسی صورت
میں چلّو میں پانی لے کر کلی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کلی کے لیے پانی لے

۸۔ اگر درمیانِ وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ
زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھوئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے
تو اس کی طرف دھیان نہ دے یوں ہی اگر وضو کرنے کے بعد شک ہو تو اس
کا کچھ خیال نہ کریں۔

۹۔ جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنا اس
ضروری نہیں۔ ہاں کرے تو بہتر ہے اور اگر یہ شبہ بطور وسوسہ کے ہو کر آ
پڑتا ہی رہتا ہے تو اسے ہرگز نہ مانے۔ اس صورت میں احتیاط سمجھ کر
وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی پیروی ہے

۱۰۔ میانی میں تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب۔ تو اگر عمر
یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کرے اور اس جگہ کو دھوئے اور اگر بارہا ایسے شبہ
پڑتے رہتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ دے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے

فائدہ:۔ دلہان ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسے ڈالتا ہے اس کے
ہر ایک وسوسے سے بچنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ اعوذ باللہ یا لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم یا قل اعوذ برب الناس پڑھیں۔ اور وسوسہ کا بالکل خیال
نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف عمل کرنا وسوسہ کو دفع کرتا ہے۔

(درمختار۔ ردالمحتار۔ بہارِ شریعت)

Marfat.com

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا۔ | اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔

اور فرماتا ہے:۔ حَتّٰى يَطْهُرْنَ

(اے مردو تم عورتوں کے قریب نہ جاؤ) یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں پاک ہو جائیں۔

چند احادیث کریمہ

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:۔

۱۔ ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔
(ابو داؤد ترمذی)

۲۔ جو شخص جنابت کے غسل میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دیگا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائیگا)
(ابو داؤد)

۳۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا۔ تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر نہانا فرض ہے، فرمایا

Marfat.com

ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ، کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے۔ فرمایا ، ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ (ملتا جلتا) ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

فائدہ:۔ امہات المومنین کو اللہ عزوجل نے حاضری خدمت سے پہلے بھی احتلام (بدخوابی) سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لئے کہ احتلام میں شیطان کا دخل ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواجِ مطہرات (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ستھری بیبیاں ہماری مقدس مائیں) پاک ہیں۔ اسی لئے ان کو حضرت ام سلیم کے اس قول کا تعجب ہوا۔ (بہار شریعت)

۴۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جُنُب ہو۔ (ابو داؤد)

۵۔ حیض والی اور جنب قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔ (ترمذی)

۶۔ ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حیض والی اور جنب کے لئے حلال نہیں کرتا (ابو داؤد)

۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہ فرماتے۔ (ترمذی شریف وغیرہ)

فقہی احکام

غسل میں تین فرض ہیں۔

Marfat.com

۱۔ **کلی کرنا:**۔ کہ منہ کے ہر پرزے گوشے، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ آج کل بہت بے علم یہ سمجھتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک پانی نہ پہونچے۔ یوں غسل نہیں اترتا۔ نہ اس غسل سے نماز ہو سکے۔ بلکہ فرض ہے کہ ڈاڑھوں کے نیچے، گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، اور زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک ہر پرزے پہ پانی بہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جمی ہو جو پانی بہنے سے روکے تو اس کا چھڑانا ضروری ہے جب کہ چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو جیسے چھالیہ کے دانے، گوشت کے ریزے۔ اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے کہ چھڑانے کے قابل نہیں ہوتا، یا عورتوں کے دانتوں میں مسّی کی ریخیں جم جاتی ہیں اور ان کے چھیلنے میں ضرر کا اندیشہ ہے تو اس قدر کی معافی ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

۲۔ **ناک میں پانی ڈالنا:**۔ یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک اس کا دھونا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے۔ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر کثافت (رینٹھ) جم گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا بھی دھونا فرض ہے۔

Marfat.com

بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار۔ درمختار وغیرہ)

۳۔ تمام ظاہری بدن:۔ یعنی سر کے بالوں سے، پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا۔ جب تک ایک ایک ذرے پر پانی بہتا ہوا نہ گزرے گا، غسل ہرگز نہ ہو گا۔ (عامہ کتب بہار شریعت)

غسل کی احتیاطیں

غسل میں دو قسم کی بے احتیاطیاں پائی جاتی ہیں۔ جن سے غسل نہیں ہوتا اور نمازیں برباد جاتی ہیں

اوّل:۔ پانی کو بعض جگہ تیل کی طرح چپڑ لیتے ہیں یا بھیگا ہاتھ پہنچ جانے پر قناعت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مسح ہوا۔ غسل نہ ہوا۔ غسل میں پانی ہر جگہ بہہ جانا ضروری ہے۔

دوم:۔ اکثر عوام، بلکہ بعض لکھے پڑھے بھی یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے وہ نہیں دھلیں گی اور غسل نہ ہو گا لہٰذا ہم یہاں تفصیل سے بیان کرتے ہیں خوب توجہ سے پڑھیں اور ہمیشہ دھیان میں رکھیں کہ بدن کے ہر ذرے پر رونگٹے پر پانی بہانا فرض ہے ورنہ غسل نہ ہو گا۔ وضو میں جن اعضاء کی احتیاط کی جاتی ہے ان کا لحاظ یہاں بھی ضروری ہے۔

Marfat.com

ان کے علاوہ خاص غسل میں احتیاط کی جگہیں یہ ہیں :۔

۱۔ سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا ضروری ہے اور گندھے ہوں تو عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے ، کھولنا ضروری نہیں ۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے ۔

۲۔ کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وضو میں بیان ہوا ۔ اسے پھر دیکھ لیں ۔

۳۔ کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ ، کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں ۔

۴۔ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ دھلے گا ۔

۵۔ دونوں بغلیں کہ بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی ۔

۶۔ بازو کا ہر پہلو اور پیٹھ کا ہر ذرہ اور

۷۔ پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر اور ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں ۔

۸۔ ران اور پیڑو کا جوڑ اور ران اور پنڈلی کا جوڑ اور

۹۔ دونوں سرین کے ملنے کی جگہ ۔ اور

۱۰۔ رانوں کی گولائی اور پنڈلیوں کی کروٹیں اور

۱۱۔ ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں ۔

۱۲۔ پستان اور پیٹ کے جوڑ کی جگہ ۔ اور

۱۳۔ شرمگاہ کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے ۔ ہاں اندر انگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں ۔ مستحب ہے یوں ہی حیض و نفاس سے

Marfat.com

فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ لازمی نہیں۔

۱۴۔ ماتھے پر افشاں چنی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔ یوں ہی بالوں میں اگر اتنا گوند وغیرہ لگا ہے کہ اس کے ہوتے بال اچھی طرح تر نہ ہوں گے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

(درمختار۔ ردالمحتار۔ فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

غسل کی سنتیں

۱۔ غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔

۲۔ پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ ناپاکی ہو یا نہ ہو۔

۳۔ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اسے دور کریں۔

۴۔ پھر نماز کا سا وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں۔ ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر یا پکے فرش پر نہائیں تو پاؤں بھی دھولیں۔

۵۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں خصوصاً جاڑے میں۔

۶۔ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائیں۔

۷۔ پھر تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر۔

۸۔ پھر تین بار سر پر اور تمام بدن پر پانی بہائیں اور یہاں سے ہٹ جائیں اور وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیں۔

۹۔ نہاتے وقت قبلہ کو منہ نہ کریں۔

Marfat.com

۱۰۔ تمام بدن پر ہاتھ پھیریں اور ملیں۔

۱۱۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کوئی نہ دیکھے۔ عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

۱۲۔ کسی قسم کی نہ بات چیت کریں نہ کوئی دُعا پڑھیں۔

۱۳۔ بیٹھ کر نہائیں اور نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیں۔

۱۴۔ وضو کی سنتیں اور مستحبات کا غسل میں بھی خیال رکھیں۔

(درمختار۔ ردالمحتار وغیرہ)

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

پانچ چیزیں ہیں کہ ان میں سے ایک بھی پائی جائے تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔

۱۔ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ (یعنی مستی کی حالت میں) اپنی جگہ سے الگ ہو کر شرمگاہ سے نکلنا۔ لہٰذا اگر منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی، یا پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلاشہوت نکل آئیں تو ان دونوں صورتوں سے غسل فرض نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

(ردالمحتار)

۲۔ **احتلام**:۔ یعنی سوتے سے اٹھی اور بدن یا کپڑے پر تری پائی تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو۔ ہاں اگر یقین ہے کہ یہ منی یا مذی نہیں بلکہ پسینہ یا پیشاب ہے یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو اور خیال

Marfat.com

میں انزال (منی نکلنے) کی لذت ہو، غسل واجب نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ :۔ اگر منی نہ ہونے کا یقین ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل نہیں اور یاد ہے تو غسل فرض ہے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ :۔ مرد اور عورت ایک چارپائی پر سوتے۔ اور جاگے تو بستر پر منی پائی گئی اور ان میں سے ہر ایک احتلام کا انکار کرتا ہے تو دونوں غسل کریں۔

(ردالمحتار)

فائدہ :۔ شہوت کے وقت شروع شروع میں جو چیز شرمگاہ سے سفید رنگت کی نکلتی ہے اور اس کے نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ خواہش اور بڑھ جاتی ہے اسے مذی کہتے ہیں اور شہوت کے بعد جب خوب لذت آتی ہے تو ایک گاڑھی رطوبت شرمگاہ سے نکلتی ہے اسے منی کہتے ہیں۔ منی نکلنے کے بعد شہوت و خواہش ختم ہو جاتی ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اس سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ مذی نکلنے پر غسل فرض نہیں۔

(ہدایہ فتح القدیر وغیرہ)

۳۔ حشفہ :۔ یعنی مرد کی شرمگاہ کا سر عورت کی شرمگاہ میں داخل ہونا۔ شہوت و خواہش ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض کرتا ہے۔ اور اگر ایک بالغ ہو دوسرا نابالغ تو بالغ پر غسل فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا۔ (عامہ کتب)

۴۔ حیض سے فارغ ہونا۔

Marfat.com

۵۔ نفاس کا ختم ہونا:۔ ان دونوں کی تفصیل آگے آتی ہے۔

متفرق مسائل

۱۔ جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے اور چونکہ غسل کی نیت کی ہے تو سب کا ثواب ملے گا
(فتاوٰی رضویہ۔ بہارِ شریعت)

۲۔ عورت پر غسل فرض تھا اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہائے یا حیض ختم ہونے کے بعد۔ (عالمگیری وغیرہ)

۳۔ جس پر غسل فرض ہے اسے چاہیئے کہ نہانے میں دیر نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جنب (جس پر غسل فرض ہوتا ہے) ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے۔ اب دیر لگائے گا تو گنہگار ہوگا۔
(ردالمحتار وغیرہ)

۴۔ جنب اگر کھانا کھانا یا عورت سے صحبت کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ منہ دھو کر کلی کرے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے۔ اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں۔
(ردالمحتار)

۵۔ رمضان میں اگر رات کو غسل کی حاجت ہو گئی تو بہتر یہی ہے کہ صبح صادق سے پہلے نہائے تاکہ روزے کا ہر حصہ ناپاکی سے خالی ہو اور اگر غسل نہ کیا تو

Marfat.com

بھی روزے میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا، یہ دونوں کام فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے کرے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی دیر لگادی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کردی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ (عالمگیری وغیرہ)

۶۔ جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، قرآن مجید چھونا، یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، یا ایسا تعویذ چھونا جس پر آیت لکھی ہوئی ہے، حرام ہے (ردالمحتار وغیرہ)

۷۔ قرآن جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں، یوں ہی رومال وغیرہ ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنے جسم پر ہے نہ قرآن پر چڑھا ہوا، تو جائز ہے ہاں کرتے کی آستین، ادوپٹے کے آنچل یا جو چادر چڑھی ہوئی ہے اس کے کونے سے چھونا حرام ہے۔ (درمختار ردالمحتار)

۸۔ درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں۔

۹۔ اذان کا جواب دینا ان سب کو جائز ہے (ردالمحتار)

۱۰۔ قرآن کی کوئی آیت اگر دعا کی نیت سے پڑھی جیسے شکر کے موقع پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا تو کچھ حرج نہیں (ردالمحتار)

۱۱۔ جس کا وضو نہ ہو اسے بھی قرآن کریم یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے ہاں بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں (درمختار)

Marfat.com

کس پانی سے وضو وغسل جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ:۔ مینہ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کنوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وضو وغسل جائز ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ جس پانی میں کوئی چیز مل گئی ہو کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، تو اس سے وضو وغسل جائز نہیں۔ (نور الایضاح وغیرہ)

مسئلہ:۔ اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابن یا بیری کے پتے تو وضو جائز ہے۔ ہاں اگر وہ پانی گاڑھا ہو جائے تو وضو وغسل جائز نہیں (درمختار وغیرہ) اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے پانی کا رنگ یا مزہ یا بو بدل گئی مگر اس کا پتلا پن نہ گیا۔ جیسے ریتا، چونا یا تھوڑی سی زعفران تو وضو وغسل جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو وغسل جائز نہیں۔ یوں ہی پڑیا کا رنگ۔

(قدوری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈالدیں تو بہائے جائے پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ ہاں اگر نجس چیز سے پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا۔ اب یہ پانی اس وقت پاک ہو گا

Marfat.com

کہ نجاست نیچے بیٹھ جائے اور اس کا رنگ، بو، مزہ ٹھیک ہو جائیں۔

(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ:۔ مینہ برستے میں چھت کے پرنالے سے جو مینہ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جابجا نجاست پڑی ہو۔ جب تک کہ نجاست سے پانی کا کوئی وصف رنگ، مزہ، بو نہ بدلے اور اگر مینہ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب چھت پر ٹھہرا ہوا پانی اور چھت سے ٹپکے ناپاک ہیں۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ:۔ وہ بڑے حوض جو عموماً مسجدوں میں بناتے جاتے ہیں یا جنگل کے وہ گڑھے اور تالاب جو دہ دردہ ہوں (یعنی جس کی لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو) ان کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہو گا جب تک نجاست سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے (عامۂ کتب)

مسئلہ:۔ کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو و غسل جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور و انار اور تربوز کا پانی اور گنے کا رس (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ:۔ جو پانی گرم ملک میں، گرم موسم میں، سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا تو جب تک گرم ہے اسے کسی طرح استعمال نہ کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ گیا تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں برص (سفید داغ) کا اندیشہ ہے مگر پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔ جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔ (عامۂ کتب) وضو یا غسل کرتے وقت پانی کے قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا (عامۂ کتب)

مسئلہ:۔ نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پینا یا اس سے وضو و غسل کرنا یا کسی اور کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی اور کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دیدے۔ اور اگر وضو و غسل کر لیا تو ہو جائے گا مگر گنہگار ہوگا۔ یہاں سے استادوں اور استانیوں کو سبق لینا چاہیئے وہ اکثر نابالغوں سے نل یا کنوئیں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا پانی بغیر اجازت استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ:۔ بچہ نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر معلوم ہے کہ اس کے ہاتھ پر نجاست تھی جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہو گیا ورنہ نجس نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ۔ بہارِ شریعت)

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ:۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرندے، ان کا جھوٹا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ یوں ہی گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔

Marfat.com

مسئلہ :- جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر منہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے۔ یوں ہی بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اسی حالت میں پانی میں منہ ڈالدیا۔ یا بیل، بھینسے، بکرے نے حسب عادت مادہ کا پیشاب سونگھا اور اس سے اس کا منہ ناپاک ہوگیا اور اسی حالت میں پانی میں منہ ڈال دیا تو ان صورتوں میں پانی ناپاک ہوگیا۔

مسئلہ :- سور، کتا، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ مسئلہ- پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے۔ خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔

مسئلہ :- اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے۔ اور یہی حکم کوے کا ہے۔ یوں ہی گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ :- گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے۔ یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے۔ لہذا اس سے وضو وغسل نہیں ہوسکتا۔

(عامۂ کتب)

متفرق مسائل

۱- کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا ہے تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار دھو کر سکھانا ضروری ہے۔

Marfat.com

یونہی چینی کے برتن میں بال ہو یا اور برتن میں دراڑ ہو تو تین بار سکھا کہ پاک ہو گا فقط دھونے سے پاک نہ ہو گا۔

۲۔ معاذاللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو پانی نجس ہو گیا اسی طرح شراب خور کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیئے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔

۳۔ بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں منہ ڈال دیا تو برتن ناپاک ہو گیا اور اگر زبان سے منہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔

۴۔ جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو و غسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کلی کیئے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ مستعمل ہو گیا۔

۵۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو و غسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں۔

۶۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو و غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو و غسل کرلے اور تیمم بھی ورنہ نماز نہ ہو گی۔

۷۔ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

۸۔ مٹکے کو کتے نے اوپر سے چاٹ لیا تو اس کا پانی ناپاک نہ ہو گا۔

۹۔ مشکوک جھوٹے کو کھانا پینا نہیں چاہیئے۔

۱۰۔ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک ہے اور جس کا جھوٹا

Marfat.com

مکروہ اسی کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ ہے۔

۱۱۔ گدھے، خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔ (درمختار۔ ردالمحتار وغیرہ)

تیمم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ

یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی پاخانے سے آیا یا عورتوں سے صحبت کی اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

چند احادیث کریمہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

۱۔ منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں (۱) ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کے مثل کی گئیں اور (۲) ہمارے لئے تمام زمین مسجد کردی گئی اور (۳) جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی (مسلم شریف)

۲۔ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی

Marfat.com

پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (وضو و غسل) کرے کہ یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

(ابو داؤد ترمذی)

۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آگیا مگر ان کے پاس پانی نہ تھا۔ مجبوراً پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر پانی مل گیا۔ ان میں سے ایک صاحب نے وضو کر کے اپنی نماز دہرالی مگر دوسرے نے نہ دہرائی پھر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس کا ذکر کیا تو جس نے نماز دہرائی نہ تھی اس سے فرمایا تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز دہرالی تھی۔ اس سے فرمایا تجھے دو نا ثواب ہے۔ (ابو داؤد)

فقہی احکام

جس کا وضو نہ ہو یا اسے نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو یعنی استعمال نہ کر سکتا ہو۔ تو وضو و غسل کی جگہ تیمم کرے اور پانی پہ قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:۔

۱۔ ایسی بیماری کہ وضو و غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو۔ خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہدیا ہو کہ پانی نقصان پہنچائے گا۔ لہٰذا محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو یا کسی کافر یا فاسق یا معمولی حکیم نے

Marfat.com

کہدیا ہو کہ پانی نقصان پہنچائے گا تو اس کا اعتبار نہیں۔ لہذا تیمم کرنا جائز نہ ہوگا۔

۲۔ چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہیں۔

۳۔ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو، اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے نہ آگ ہے جس سے تاپ سکے۔

۴۔ درندے یا دشمن کا خوف یا کسی موذی کا صحیح اندیشہ ہو۔

۵۔ یہ جنگل میں ہے اور ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے۔

۶۔ پیاس کا خوف کہ اگر وضو یا غسل کر لیا تو وہ خود یا اس کا ساتھی پیاسا رہ جائے گا اور پانی کا دور تک پتہ نہیں۔

۷۔ پانی کا گراں (مہنگا) ہونا یعنی جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دونا مانگتا ہے۔

۸۔ یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں ساتھی بچھڑ جائیں گے یا ریل چھوٹ جائے گی۔

۹۔ یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی۔

۱۰۔ جو شخص میت کا ولی نہیں اسے نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو۔

(عامۂ کتب بہارِ شریعت)

متفرق مسائل

۱۔ بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو و غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں، ہاں اگر ایسی جگہ ہے

Marfat.com

گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرے۔ (عالمگیری)

۲۔ اگر سر پہ پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

۳۔ ساتھ میں زمزم شریف ہے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

۴۔ بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہو سکتی اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا اس کو پاک کرے تو حکم ہے کہ پہلے اسے پاک کرے پھر تیمم کرے۔ (ردالمحتار)

۵۔ وقت اتنا تنگ آگیا کہ وضو یا غسل کرے گی تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر وضو یا غسل کر کے نماز کو دہرائے۔ (فتاویٰ رضویہ۔ بہارِ شریعت)

۶۔ عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پہ قادر نہیں تو تیمم کرے۔ (ردالمحتار)

۷۔ اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نمازی کی سی صورت بنائے یعنی نماز کی نیت کئے بغیر نماز کے تمام حرکات بجالائے۔

۸۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔ (عامۂ کتب)

۹۔ نماز اس تیمم سے جائز ہو گی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت کے لئے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہیں تو اگر مسجد میں جانے یا

Marfat.com

قرآن مجید چھونے یا زیارت قبر یا میت کو دفن کرنے کی نیت سے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں۔ بلکہ جس کے لئے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں (عالمگیری)

۱۰۔ جس پر غسل فرض ہے اسے پانی نہ ملا اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے اس نے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے اور سجدہ شکر کی نیت سے جو تیمم کیا اس سے نماز نہ ہو گی (مراقی الفلاح)

۱۱۔ جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضروری نہیں کہ وضو اور غسل دونوں کے لئے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کرے دونوں ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

تیمم کا مسنون طریقہ

مسئلہ تیمم میں تین فرض ہیں:۔

۱۔ نیت:۔ تو اگر کسی نے ہاتھ مٹی پہ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی۔ تیمم نہ ہو گا۔

۲۔ سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا: اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہو گا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر جگہ باقی نہ رہ جائے۔ ورنہ تیمم نہ ہو گا۔ (عامۂ کتب)

تیمم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ زمین یا مٹی یا

Marfat.com

اور کسی ایسی چیز پر جس پر مٹی یا غبار ہو مارے انگلیاں کھلی رکھے اور پھر ہاتھوں کو جھاڑ نے اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارے نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے اور پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ پھر دوبارہ یوں ہی کرے۔ اور پہلے داہنے ہاتھ کا مسح کرے پھر بائیں ہاتھ کا۔ اس طرح کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ، چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کو چھوتی ہوئی گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے۔ یوں ہی داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے۔ (عامۂ کتب)

کچھ اور مسائل!

۱۔ عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی۔ اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

۲۔ انگوٹھی، چھلے پہنے ہو تو انہیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔

Marfat.com

۳ - تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

۴ - ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا یا ایک یا دو انگلیوں سے مسح کیا اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو تو تیمم نہ ہوا۔

۵ - تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ جنسِ زمین سے ہے۔ جیسے ریتا، چونا، اہڑتال، گیرو وغیرہ۔

۶ - گیہوں جو وغیرہ غلہ اور لکڑی، شیشے وغیرہ پر اگر اتنا غبار ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے اور ہاتھ میں نہ لگتا ہو تو نہیں گچ کی دیوار پر بھی تیمم جائز ہے۔

۷ - جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے۔ غلط ہے۔

۸ - جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

۹ - جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ تیمم کے بعد پائی گئی تو تیمم ٹوٹ گیا۔ جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا۔ یہ ضروری نہیں کہ پانی کے پاس پہنچ جائے۔

۱۰ - مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے نقصان نہ پہنچے گا۔ تو تیمم جاتا رہا۔

۱۱ - پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا۔ (عالمگیری، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

Marfat.com

حیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝

اے محبوب تم سے لوگ حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم فرما دو وہ گندی چیز ہے تو حیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے جاؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

حیض کی حکمت:۔ بالغہ عورت کے بدن میں قدرتی ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے۔ اور بچہ کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور دودھ پلانے کے شروع کے دنوں میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

Marfat.com

حیض کے مسائل

مسئلہ ۱: ۔ بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں۔ اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲: ۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے۔ ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ ۳: ۔ کرن چمکی تھی کہ حیض شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکتے ہی وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ضروری نہیں۔ مگر طلوع سے طلوع تک یا غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔

مسئلہ ۴: ۔ طلوع و غروب کے علاوہ اگر کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا تو کل ٹھیک ۹ بجے ایک دن رات ہو گا۔ (فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

مسئلہ ۵: ۔ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا، تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے۔ بعد کا استحاضہ۔ اور اگر پہلے اسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اسے عادت پانچ دن کی تھی اب خون آیا دس دن تو کل حیض ہے اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس کی عادت

Marfat.com

بدل گئی لیکن اگر دس دن سے زیادہ مثلاً گیارہ یا بارہ دن خون آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے۔ اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن خون آیا کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی دن استحاضہ کے۔ (ردالمحتار۔ مراقی الفلاح وغیرہ)

مسئلہ ۶:۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے۔ جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔

مسئلہ ۷:۔ کم از کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔ تو نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اور پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ ہاں اس پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسے پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔

(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۸:۔ حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یوں ہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ ہے۔

(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۹:۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ یوں ہی حیض و نفاس کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آگیا تو یہ استحاضہ ہے (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ١٠: حیض اسی وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرجِ خارج میں آئے تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے خون فرجِ خارج میں نہیں داخل ہی میں رکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی۔ نماز پڑھے گی روزہ رکھے گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ١١: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیلا سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ تو دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے دس دن رات کے بعد بھی [illegible] رہے تو عادت والی کے لئے جو دن عادت کے ہیں وہ حیض ہوا [illegible] سے بعد والے دن استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن [illegible] حیض باقی استحاضہ۔

مسئلہ١٢: گدی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سوکھ جانے کے سفید ہوگئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی مگر سوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حیض نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ١٣: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لئے بھی نہ رکا تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور باقی بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔ اور اگر اس سے بیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے۔ باقی جو دن بچیں وہ استحاضہ۔

Marfat.com

مسئلہ ۱۴: جس عورت کو عمر بھر خون نہیں آیا یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی۔ اور ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو فقط وہ تین دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانے میں نماز روزہ کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے اور بیس دن استحاضہ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد، نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا۔ اب تین دن یا زیادہ خون آکر بند ہوگیا پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوتے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہوگیا تو اس کا وہی حکم ہے۔ جیسے کسی کو پہلے پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہوگیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے

(ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات دن۔ اب جو خون آیا تو بند ہونا ہی نہیں تو اس کے لیے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے۔ اور روزہ رکھے۔ (جب کہ رمضان ہوں) مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور مدت گذرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت

Marfat.com

یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے، یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں (بدائع)

مسئلہ ۱۸ :- کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور شروع ہوئے دس دن پورے نہ تھے کہ پھر خون آیا اور دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو دو صورتیں ہیں۔ اگر پہلے کی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض باقی استحاضہ۔ اور اگر پہلے کی عادت معلوم نہیں تو دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔ (بدائع وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ :- کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہو اب اس سے ایک دن پہلے خون آکر بند ہو گیا۔ پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں دن پھر آگیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حیض کے دن معین نہ تھے تو یہ دسوں دن خون نہ آنے کے حیض کے ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ :- جس عورت کو تین دن سے کم آکر خون بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر آگیا تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے حیض ہے۔ اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کرے ورنہ شروع سے دس دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۱ :- کسی کو پورے تین دن رات خون آکر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس

سے زیادہ کی تھی۔ پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لیے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور یہ کہا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔

۲۲ مسئلہ:۔ تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ۔ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔ (بہار شریعت)

نفاس کا بیان

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون عورت کے آگے کے مقام سے آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں۔

۱ مسئلہ:۔ نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔ اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہو گا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔ اور اس بیان میں جہاں بچہ پیدا ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آجانا ہے۔ (عامہ کتب)

۲ مسئلہ:۔ کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے

Marfat.com

دن خون آیا تھا۔ تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے، وہ استحاضہ۔ جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔

(درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ ۳: ۔ بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آگیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ ۴: ۔ حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں، تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور اگر تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: ۔ پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: ۔ حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے ورنہ استحاضہ۔ جیسا کہ ابھی اوپر گزرا۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ۔ حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں

Marfat.com

نہ یاد ہے کہ حمل کتنے دن کا تھا کہ اسی سے عضو کا بننا نہ بننا معلوم ہو جاتا یعنی ۱۲۰ دن (چار ماہ) ہو گئے ہیں۔ تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا۔) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا۔ تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گذرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: ۔ جس عورت کے دو بچے جڑواں پیدا ہوئے۔ یعنی دونوں کی پیدائش کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائے گا۔ پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے پھر استحاضہ۔ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے۔ نفاس نہیں۔ مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔

(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۹: ۔ اگر دونوں بچوں کی پیدائش میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: ۔ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔ (درمختار وغیرہ)

حیض و نفاس سے متعلق احکام

۱۔ حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا، دیکھ کر ہو یا زبانی،

Marfat.com

یا اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ لگے یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یا اگرچہ کرتے کے دامن یا دوپٹہ کے آنچل یا کسی ایسے کپڑے سے چھوئے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہو تو یہ سب حرام ہیں۔ ہاں جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (عامہ کتب)

۲۔ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو تو اس کا بھی چھونا حرام ہے اور قرآن کیساتھ قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید کا سا حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہ)

۳۔ معلمہ (قرآن پڑھانے والی) کو حیض و نفاس کی حالت میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانا چاہیئے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

(ردالمحتار)

۴۔ قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے اذکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف استغفار وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر۔ اور ویسے بھی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں (درمختار۔ ردالمحتار)

۵۔ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دوسرے وظائف مثلاً شجرہ وغیرہ دعائیں پڑھ لیا کرے۔ جتنی دیر تک نماز پڑھنی تھی تاکہ عادت رہے۔ (عالمگیری)

۶۔ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (عامہ کتب)

Marfat.com

۷۔ ایسی عورت کو مسجد میں جانا، یا خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجدِ حرام کے باہر سے ہو حرام ہے۔ یوں ہی مسجد سے گزرنا۔ یا اس حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت کرنا حرام ہے۔ اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (درمختار۔ ردالمحتار وغیرہ) ہاں عیدگاہ کے اندر جانا یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے (ردالمحتار وغیرہ)

۸۔ اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے بلکہ نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں۔ ہاں روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (درمختار عالمگیری)

۹۔ نماز کا وقت آخر آ گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ (عالمگیری)

۱۰۔ نماز پڑھتے میں حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

۱۱۔ حیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے۔ نہانے کی ضرورت نہیں۔ پھر اس کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا کرے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے۔ ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں۔ قضا کی ضرورت

Marfat.com

نہیں۔ اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

۱۲۔ جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے، یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔

۱۳۔ عادت کے دنوں سے خون زیادہ آگیا (دن چڑھ گئے) تو حیض میں دس دن اور نفاس میں ۴۰ دن تک انتظار کرے۔ اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ نماز کی بھی اور روزوں کی بھی۔

۱۴۔ حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ (عالمگیری ردالمحتار وغیرہ)

۱۵۔ حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا۔ اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہو گئی۔ نہا کر اس کی قضا کرے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہو گئی قضا کرے۔ اور اتنا

Marfat.com

وقت نہ ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

۱۶۔ اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت بھی رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے۔ اگر نہالے تو بہتر ورنہ بے نہائے نیت کرے اور صبح کو نہالے۔ اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ اس پر فرض نہ ہوا۔ البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا پینا حرام ہے۔ (درمختار ردالمحتار)

۱۷۔ روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔ (عالمگیری وغیرہ)

۱۸۔ حیض و نفاس والی کو اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً۔ روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں (جوہرہ) مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً حیض والی کے لئے۔ (بہارِ شریعت)

۱۹۔ حیض و نفاس والی پاک ہو گئی کچھ دن باقی رہ گیا ہے تو اسے روزے کی مثل گزارے اور اس روزے کی قضا واجب ہے۔ (درمختار)

۲۰۔ عورت سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا۔ لہذا اگر عشا کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے

Marfat.com

پر اس کی قضا فرض ہے ۔

۲۱ ۔ حیض والی سوکر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے ۔ نہا کر عشا کی قضا پڑھے ۔ (درمختار ۔ ردالمحتار وغیرہ)

۲۲ ۔ ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے اسے جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کرلیا تو سخت گناہ کی بات ہے ۔ اس پر توبہ فرض ہے ۔ اب اگر شروع دنوں میں کیا تو ایک دینار اور آخری دنوں میں کیا تو آدھا دینار خیرات کرنا مستحب ہے ۔ (درمختار ۔ ردالمحتار)

۲۳ ۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا بھی جائز نہیں جب کہ بدن پر کپڑا وغیرہ موجود نہ ہو ۔ شہوت سے ہو یا بے شہوت ۔ ہاں اگر بدن پر کوئی ایسی چیز ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو گی تو حرج نہیں ۔ (درمختار وغیرہ)

۲۴ ۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں ۔ یوں ہی بوس و کنار بھی جائز ہے ۔ (درمختار)

۲۵ ۔ عورت اس حالت میں شوہر کے ساتھ کھا پی سکتی ہے بلکہ دونوں ایک پلنگ پر سو بھی سکتے ہیں ۔ بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے (درمختار ۔ ردالمحتار) ہاں ہمراہ سونے میں شہوت کا غلبہ ہو اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اس کا غالب گمان ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے ۔ (بہار شریعت)

۲۶ ۔ پورے دس دن پر حیض ختم ہوا تو پاک ہونے ہی اس سے جماع (صحبت)

Marfat.com

جائز ہے۔ اگرچہ ۔ تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ اور دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک غسل نہ کرے یا نماز کا وہ وقت جس میں پاک ہوئی وہ گزر نہ جائے، جماع جائز نہیں۔ اور اگر اتنا وقت نہیں تھا کہ اس میں نہاکر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کرلے تو جماع جائز ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

۲۷۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کرلے، جماع ناجائز ہے۔ جب تک کہ عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں۔ مثلاً کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کردے۔ مگر جماع کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔

(عالمگیری وغیرہ)

۲۸۔ عورت حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک کہ اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے۔ نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو غسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

۲۹۔ عورت کو یہ جائز نہیں کہ اپنا حیض اپنے شوہر سے چھپائے کہ کہیں وہ نادانستہ جماع نہ کرے۔ جیسا کہ یہ جائز نہیں کہ وہ خود کو حیض والی ظاہر کرے۔ حالانکہ وہ حیض والی نہیں۔ (مراقی الفلاح)

۳۰۔ ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

۳۱- بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے۔ اگر قیام رکوع سجود نہ ہو سکے تو اشارے سے پڑھے۔ وضو نہ کرے تو تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہگار ہوئی توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔ (بہارِ شریعت، فتاوی رضویہ)

ضروری نہایت ضروری

نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے۔ اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ان علاقوں میں جو بعض جگہ ان کے برتن الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یا انہیں کسی برتن سے ہاتھ لگانے نہیں دیتیں، یہ سب واہی تباہی باتیں اور ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ایسی بے ہودہ رسموں سے دور رہنا لازم ہے۔ اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلّہ پورا نہ ہو لے اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے آپ کو نماز کے قابل جانیں۔ یہ محض جہالت ہے۔ جس وقت نفاس ختم ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اور اگر نہانے میں بیماری کا پورا اندیشہ ہے تو تیمم کریں اور نماز پڑھیں۔ (فتاویٰ رضویہ۔ بہارِ شریعت)

استحاضہ کے احکام

وہ خون جو بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے آئے لیکن نہ تو عادی طور پر

Marfat.com

اور نہ بچہ کی پیدائش کے بعد، بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے ہو اسے استحاضہ کہتے ہیں۔ اس کے بعض احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ استحاضہ میں نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ (عامۂ کتب)

۲۔ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے نماز ادا کر سکے۔ تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک، اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور (عذر والی) کہا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ (درمختار۔ ردالمختار)

۳۔ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون کو روک سکتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہو گا۔ (درمختار)

۴۔ استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں، اور عصر کی نماز وضو کر کے اوّل وقت میں۔ اور مغرب کی نماز غسل کر کے آخر وقت میں، اور عشا کی وضو کر کے اوّل وقت میں پڑھے اور فجر بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے (ابوداؤد ترمذی)

۵۔ ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا نماز کا گذر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے۔ اس کا

Marfat.com

بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے۔ اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔ جیسے دست آنا، یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے وغیرہ سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا۔ کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں۔

(درمختار۔ ردالمختار وغیرہ)

۶۔ فرض نماز کا وقت نکل جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا۔

(عامہ کتب)

۷۔ جب پورا وقت گزر جائے اور وہ چیز نہ پائی جائے جسکی وجہ سے اسے معذور کہا گیا تھا مثلاً خون نہ آیا تو اب معذور نہ رہی۔

(درمختار وغیرہ)

۸۔ معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے۔ ہاں اگر کوئی دوسری چیز توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جسے نکسیر کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا۔ (عامہ کتب)

۹۔ معذور نے کسی دوسرے عذر کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ عذر جس کی وجہ سے یہ معذور ہے منقطع تھا مگر وضو کرنے کے بعد یہ عذر پایا گیا تو وضو جاتا رہا۔ جیسے استحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا۔

Marfat.com

بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

۱۰۔ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے۔ مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر فرض ہے۔ (عالمگیری)

۱۱۔ معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے۔ اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھ لے اور اگر درم کے برابر ہے، تو پہلی صورت میں دھونا واجب ہے اور اگر نجاست درم سے کم ہے تو دھونا سنت ہے۔ اور دوسری صورت میں نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

۱۲۔ کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہو اور نہ وہ رطوبت ناپاک ہے۔ (عامہ کتب)

نجاست کا بیان اور اس کے احکام

نجاست دو طرح کی ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اسے خفیفہ کہتے ہیں۔ (عامہ کتب)

Marfat.com

ان دونوں نجاستوں کے متعلق بعض احکام یہ ہیں۔

۱۔ نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور جان بوجھ کر پڑھ لی تو گناہ بھی ہوا۔

اور اگر درم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو اس نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا۔ اور اگر درم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر سنت کے خلاف ہوئی اس کو دہرا لینا اچھا ہے (درمختار وغیرہ)

۲۔ نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصے یا بدن کے جس عضو پر لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم اور آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم، یونہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

(درمختار وغیرہ)

۳۔ نجاست اگر گاڑھی (دَل والی) ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر وغیرہ تو درم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درم کا وزن اس جگہ ساڑھے چار ماشہ ہے۔ اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت میں اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر یعنی تقریباً یہاں

Marfat.com

کے روپے کے برابر ہے۔ (عامۂ کتب)

۴۔ نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو حکم الگ الگ بتائے گئے ہیں یہ اسی وقت ہیں کہ کپڑے یا بدن میں لگے۔ اور اگر کسی پتلی چیز جیسے سرکہ یا پانی میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ وہ چیز کل ناپاک ہو جائے گی، اگرچہ ایک قطرہ گرے مثلاً پیشاب کا ایک قطرہ پانی کے بڑے مٹکے میں گر گیا تو سب ناپاک ہو گیا۔ (درمختار وغیرہ)

۵۔ پاخانہ، پیشاب، بہتا ہوا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، مذی، ودی، دکھتی آنکھ سے، یا ناف پستان سے درد کے ساتھ نکلنے والا پانی، دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب، دودھ پینے والے بچہ نے جو دودھ ڈالدیا اور منہ بھر ہے۔

خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی، حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سؤر کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید۔

ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ کی مینگنی، اور جو پرندہ کہ اونچا نہ اڑے اس کی بیٹ جیسے مرغی اور بط، چھوٹی ہو یا بڑی۔

سؤر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو۔ چھپکلی یا گرگٹ کا خون، ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت، اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب، سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ

Marfat.com

اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے ۔ یوں ہی ان کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو ۔ یونہی حرام جانوروں کا پتہ ۔

اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور حرام جانوروں کا دودھ ، یہ سب چیزیں نجاستِ غلیظ ہیں ۔

(درِ مختار ۔ ردالمحتار ۔ بہارِ شریعت

۶ ۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا پیشاب ، گھوڑے کا پیشاب ، اور جس پرند کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہ ہو اس کی بیٹ ، حلال جانوروں کا پتہ ۔ یہ سب چیزیں نجاستِ خفیفہ ہیں (عامہ کتب)

۷ ۔ ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانے کا ۔ (عامہ کتب)

۸ ۔ نجاست غلیظ ، خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظ ہے ۔ اگرچہ خفیفہ زائد ہو ۔ (درِ مختار ، ردالمحتار)

۹ ۔ مچھلی اور پانی کے دوسرے جانوروں کا خون ، مچھر کا خون اور خچر و گدھے کا لعاب اور پسینہ اور جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں ، جیسے کبوتر ، مینا ان کی بیٹ اور جو خون زخم سے بہا نہ ہو اور گوشت ، تلی ، کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا ہو ، ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی یہ ساری چیزیں پاک ہیں کہ بدن یا کپڑے پر لگ جائیں تو ناپاک نہ ہوگا (درمختار وغیرہ)

۱۰ ۔ گوشت ، تلی ، کلیجی وغیرہ اگر بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں ۔ بغیر دھوئے پاک نہ ہونگی ۔

(درمختار)

Marfat.com

متفرق مسائل

۱۔ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں، سوئی کی نوک برابر، بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ اور ایسا کپڑا اگر پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (درِ مختار وغیرہ)

۲۔ کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درم کے برابر ہے تو درم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد۔ اور نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

(رد المحتار)

۳۔ ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہوگیا تو ناپاک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نمی آجانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر بھیگ جائے تو اب پاک کپڑا ابھی ناپاک ہو جائیگا اور اگر ناپاک کپڑے میں پیشاب یا شراب کی تری ہے تو پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

۴۔ ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک نم تھا، دونوں کو لپیٹ دیا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک نم ہوگیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اب اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ بھی ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

۵۔ پاخانے پر سے مکھیاں اڑ کر کپڑے یا بدن پر بیٹھیں تو وہ ناپاک نہ ہوگا۔
(عالمگیری)

۶۔ راستے کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے پر لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔
(ردالمحتار)

۷۔ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔ زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں تو کپڑا نجس نہ ہوا، مگر دھو لینا بہتر ہے (بہار شریعت)

۸۔ کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو، بدن اور کپڑا پاک ہے۔ ہاں اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (عالمگیری)

۹۔ پاک مٹی میں ناپاک پانی ملایا تو مٹی نجس ہو گئی۔ (عالمگیری)

۱۰۔ عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے۔ کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں۔ ہاں بہتر ہے۔ بشرطیکہ منی یا مذی یا خون اس میں مخلوط نہ ہو۔ (شامی)

۱۱۔ جو گوشت سڑ گیا بدبو آ گیا، نجس نہیں۔ اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا گوبر، لید وغیرہ غلیظ چیزیں، یہ جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور

ذاتہ نجس ہیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے اور جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو جائیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ (عامہ کتب) مثلاً

۱۔ پانی (اگرچہ مستعمل ہو) اور ہر بہنے والی چیز سے جس سے نجاست دور ہو جائے دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں۔ مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست دور کر سکتے ہیں مگر بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا جائز نہیں کہ فضول خرچی ہے۔ (در مختار رد المحتار)

مسئلہ:۔ نجاست اگر دَل دار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگرچہ چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا رنگ یا بدبو باقی ہے تو اسے بھی دور کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر اس کے دور کرنے میں دقت پیش آئے تو تین مرتبہ دھو لینا ہی کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ نجاست اگر رقیق (پتلی بہنے والی) ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ خوب نچوڑنے سے پاک ہو گا۔ خوب نچوڑنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہو گا۔ (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ :- پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا چاہئے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں (عالمگیری)

مسئلہ :- پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ :- دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب بدن یا کپڑے میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور ہر مرتبہ نچوڑنا پڑے گا (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ :- جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، جوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ یوں ہی دو مرتبہ دھوئیں۔ جب تیسری مرتبہ پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی۔ اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں۔ یوں ہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں ہے اسے بھی یوں ہی پاک کیا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ :- اگر ایسی چیز ناپاک ہو گئی کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی۔ جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین مرتبہ دھو لینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ یہی حکم بدن کا ہے کہ اسے صرف تین بار دھو لینا ہی کافی ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ :- یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں۔ بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی وہ چیز پاک ہو جائیگی (ردالمحتار)

Marfat.com

۲۔ لوہے اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ جیسے چھری چاقو وغیرہ، یہی حکم آئینے، شیشے اور چینی کی بنی ہوئی چیزوں کا ہے۔ ہاں اگر یہ چیزیں نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو اب دھونا ضروری ہے۔ پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ (عالمگیری)

۳۔ منی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ ملنے کے بعد کچھ اس کا اثر باقی رہ جائے، ہاں تر ہے تو بغیر دھوئے کپڑا پاک نہ ہو گا۔ (عالمگیری)

۴۔ موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ، گوبر تو وہ کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ (رد والمحتار)

۵۔ ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ، بو جاتا رہے تو پاک ہو گئی مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (عامہ کتب)

استنجے کے متعلق چند مسائل

۱۔ جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانے سے باہر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ؕ	اے اللہ میں تیری پناہ مانگتی ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

Marfat.com

پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور یہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط	حمد ہے اللہ کے لئے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔

۲۔ پاخانہ پیشاب کرتے وقت یا طہارت میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ۔ اور بھول کر بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی پھر جائے۔ یوں ہی چاند سورج کی طرف بھی منہ یا پیٹھ نہ کرے۔

۳۔ بچے کو پیشاب پاخانہ کراتے وقت بھی اس کا خیال رکھے کہ اس کا منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو۔ ورنہ اس کا وبال کرانے والے پر ہوگا۔

۴۔ ننگے سر پاخانہ پیشاب کو جانا، یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لیجانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول کا یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو مکروہ ہے۔ یونہی کلام کرنا بھی مکروہ ہے۔

۵۔ جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے کہ اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

۶۔ ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولے کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے کہ یہ محرومی کا سبب ہے۔ ننگے سر پیشاب پاخانے کو نہ جائے۔ بغیر ضرورت شرمگاہ کی طرف نہ نظر کرے نہ ہاتھ لگائے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو بدن سے نکلی ہے۔ دیر تک نہ بیٹھے کہ بواسیر کا اندیشہ ہے۔ اس حالت میں نہ

Marfat.com

تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھے نہ کھنکارے نہ آسمان کی طرف نظر کرے بلکہ شرم کے ساتھ نظر جھکائے رکھے۔ فراغت کے بعد پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانے کا۔ اور خوب اچھی طرح دھوئے کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بو باقی نہ رہ جائے اور چکناہٹ جاتی رہے۔

۷۔ طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر بھی دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

نماز کے وقتوں کا بیان

قرآن کریم کا ارشاد ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًاo	بے شک نماز ایمان والوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

اور خدا و رسول نے قرآن کریم اور حدیث شریف میں ہمیں بتایا کہ ہر عاقل بالغ مسلمان پر مرد ہو خواہ عورت پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ جو اس کی فرضیت کو نہ مانے وہ کافر ہے اور جو جان بوجھ کر چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق و سخت گناہگار ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں بے نمازی عورت کو طلاق دیدوں اور

Marfat.com

اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ دربار خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ میں ایسی عورت کے ساتھ زندگی بسر کروں۔" (ردالمحتار)

اسی لئے علماء نے فرمایا کہ جو عورت نماز نہ پڑھے اسے طلاق دیدینا بہتر ہے۔

حدیث شریف میں فرمایا کہ "جب بچے کی عمر سات برس کی ہو تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوانا چاہیئے۔"

(ابو داؤد ترمذی)

بہر حال ہر مسلمان عاقل بالغ پر پانچ وقت کی نماز پڑھنا فرض ہے۔

فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا۔

فجر کا وقت صبح صادق سے سورج کی کرن چمکنے تک ہے اور ان علاقوں میں یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ (فتاویٰ رضویہ)

ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔

عصر کا وقت بعد ختم ہونے وقتِ ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے سورج ڈوبنے تک ہے۔ ان علاقوں میں یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے۔

مغرب کا وقت، سورج کی ٹکیا ڈوب جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق ڈوب جانے تک رہتا ہے اور شفق اس سفیدی کا نام ہے جو مغرب کی جانب جنوب شمال میں صبح صادق کی طرح پھیلی رہتی ہے۔

Marfat.com

اور یہ وقت ان شہروں میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتس منٹ ہوتا ہے۔ یعنی ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

عشا کا وقت۔ مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی (یعنی شفق کے ڈوبتے ہی) عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ (عامۂ کتب و فتاویٰ رضویہ)

متفرق مسائل

۱۔ عورتوں کے لیے فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں (درمختار)

۲۔ عصر کی نماز میں اتنی دیر نہ کریں کہ سورج کی ٹکیا پر زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف نگاہ ٹھہرنے لگے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ یہ زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے (درمختار فتاویٰ رضویہ)

۳۔ مغرب کی نماز شروع وقت میں پڑھ لینی چاہئے اور اگر دو رکعت کی مقدار دیر لگائی تو مکروہ تنزیہی ہے۔ اور اگر اتنی دیر لگائی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی۔ ہاں کسی بیماری یا سفر یا کسی اور مجبوری کے باعث دیر ہو گئی تو اور بات ہے۔ (عالمگیری)

۴۔ نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا

Marfat.com

سننا مکروہ ہے۔ ہاں ضروری باتیں، ذکرواذکار، قرآن کریم کی تلاوت
نیک بندوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت میں کوئی حرج نہیں۔
یوں ہی صبح صادق سے سورج نکلنے تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ
ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

۵۔ سورج نکلتے وقت، ڈوبتے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ نفل نہ ادا نہ قضا۔ یوں ہی سجدۂ تلاوت بھی ناجائز ہے۔ البتہ اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی دیر لگانا حرام ہے، حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا۔ اس مسئلے کو یوں یاد رکھو کہ سورج نکلنے کے ۲۰ منٹ کے اندر اندر اور سورج ڈوبنے سے ۲۰ منٹ پہلے کا وقت نماز کی ممانعت کا وقت ہے
(فتاویٰ رضویہ)

۶۔ ان اوقات میں قرآن کریم کی تلاوت بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر اور درود شریف میں مشغول رہے۔ (درمختار)

۷۔ طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ یوں ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد سے آفتاب میں زردی آنے تک نفل پڑھنے کی اجازت نہیں

۸۔ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ فجر اور ظہر کی سنتیں پڑھنا بھی مکروہ ہے۔

۹۔ جس بات سے دل بٹے اور اسے دفع کر سکتا ہو تو اسے دور کیے بغیر

Marfat.com

ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً پاخانہ پیشاب یا ریاح کا زور ہے۔ ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے مگر پھیر لے۔

۱۰۔ نمازِ فجر و نمازِ عصر کے بعد قضا نماز پڑھنا جائز ہے۔ (عامۂ کتب)

نماز کی شرطوں کا بیان

نماز صحیح و درست ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ بے ان کے نماز ہوگی ہی نہیں۔ (۱) طہارت (۲) سترِ عورت (۳) استقبالِ قبلہ (۴) وقت (۵) نیت (۶) تکبیرِ تحریمہ۔

۱۔ **طہارت**:۔ یعنی نمازی کے بدن کا حدثِ اکبر (یعنی وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے) حدثِ اصغر (یعنی وضو توڑنے والی چیزوں) سے اور نجاستِ حقیقیہ سے پاک ہونا۔ نیز اس کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھتا ہے۔ نجاستِ حقیقیہ سے پاک ہونا (در مختار، عالمگیری وغیرہ)

۲۔ **سترِ عورت**:۔ یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اس کا چھپانا۔

مسئلہ۔ آزاد عورتوں کے لئے منہ کی ٹکلی اور دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سوا سارا بدن عورت ہے تو نماز کے لئے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو، سوا ان پانچ عضو کے باقی تمام بدن چھپانا فرض ہے۔ اسی طرح غیر محرموں سے بھی ان اعضاء کے سوا پورا بدن چھپانا فرض ہے بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے (در المختار

مسئلہ:۔ سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں اور کان بھی عورت ہیں ا
کا چھپانا بھی فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔ جب تک اس پر کوئی اور چیز ایسی نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ (عالمگیری)

لہذا کریب یا جالی یا گھاس ململ یا نازک ململ وائل یا ایسے ہی کسی او باریک کپڑے کے کرتے فراک، جمپر، قمیض یا ساڑھی، جن سے بدن کی رنگت چمکے پہننے، اوڑھنے باندھنے سے نماز نہ ہوگی۔ ہاں ان کے نیچے اور کپڑا ہو کہ بالوں کی سیاہی اور بدن کی رنگت چھپائے تو نماز ہو جائے گی۔ اس سے بہت عورتیں غافل ہیں۔ جس سے ان کی نمازیں اکارت جاتی ہیں۔

مسئلہ:۔ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپالیا تو بھی نماز ہوگئی۔ اور اگر بقدر ایک رکن (یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے) کھلا رہا یا خود کھولا اگرچہ فوراً چھپالیا تو نماز جاتی رہی (ردالمحتار۔ عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز ہی شروع نہ ہوتی۔ (درمختار)

۳۔ استقبال قبلہ:۔ نماز میں قبلہ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کر

مسئلہ:۔ جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً بیمار ہے کہ اس میں اتنی طاقت نہیں کہ ادھر رخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو ا

Marfat.com

کا منہ کعبہ کی جانب پھیر دے تو ایسی صورت میں جس رخ نماز پڑھ رہے
پڑھے۔ نماز ہو جائے گی (رد المحتار)

مسئلہ:۔ اگر کسی جگہ قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو حکم ہے کہ تحری کرے یعنی سوچے۔ جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے تو اگر تحری کر کے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی گئی تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ ہاں اگر کوئی جاننے والا موجود ہے اس سے دریافت نہ کیا یا مسجد و محراب وہاں ہیں ان کا اعتبار نہ کیا یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو اتنا علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ اپنی رائے سے خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا ہو گئی ورنہ نہیں۔

(رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ:۔ نمازی نے قبلہ سے بلا عذر جان بوجھ کر سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا ارادہ پھر گیا اور تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی۔ اور اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے۔ نماز نہ جائے گی۔ مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے (منیۃ المصلی بحر الرائق)

۴۔ وقت:۔ اس کے مسائل اوپر بیان ہو چکے۔

۵۔ نیت:۔ تمام کاموں کا دارومدار نیت پر ہے اور نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں اور نماز میں نیت کا ادنےٰ درجہ یہ ہے اگر اس وقت

Marfat.com

کوئی پوچھے کونسی نماز پڑھتی ہے تو فوراً بلا تامل بتادے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گی تو نماز نہ ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے مگر زبان سے غلط نکل جائے تو اس کا اعتبار نہیں۔ مثلاً دل میں ظہر کا قصد ہے اور زبان سے عصر کا لفظ نکلا تو ظہر کی نماز ہو گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ فرض نماز میں فرض کی نیت ضروری ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ اس خاص نماز کی نیت کرے جو پڑھنا ہے مثلاً ظہر یا عصر کی۔ یوں ہی واجب میں واجب کی نیت کرے اور تراویح میں تراویح کی۔ [illegible] میں سنتوں کی۔ ہاں نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی [illegible] نماز پڑھتی ہوں۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:۔ نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں۔ البتہ فضیلت ہے تو اگر رکعات کی تعداد میں خطا ہو گئی مثلاً تین رکعات ظہر کی یا چار رکعت مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:۔ فرض و واجب قضا ہو گئے تو ان میں دن اور نماز دونوں کا معین کرنا ضروری ہے۔ مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو وہ بدستور نماز میں ہے۔ (درمختار)

اور اگر کوئی ایسا کام کر لیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو نماز گئی۔

۶۔ تکبیر تحریمہ:۔ یعنی زبان سے اللہ اکبر کہنا۔

Marfat.com

مسئلہ:۔ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں مثلاً اَللّٰہُ اَجَلُّ یَا اللّٰہُ اَعْظَمُ کہا تو نماز تو ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور گناہ۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ:۔ جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑی ہو گئی تو نماز شروع ہی نہ ہوتی۔ (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑی ہو اور نماز کی نیت کرے (کہ نیت کی میں نے ..... رکعت نماز ..... واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف) اور اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے لیکن اپنے ہاتھوں کو دوپٹہ یا چادر سے باہر نہ نکالے۔ ہاتھ کی انگلیاں نہ بالکل ملائے نہ کھلی رہنے دے بلکہ اپنے حال پر چھوڑے رکھے۔ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رکھے اور اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھ نیچے لائے مگر تکبیر کے وقت سر نہ جھکائے اور تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لے۔ یوں کہ بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھے اور ثنا پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔	پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتی ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

Marfat.com

پھر تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے پھر تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے پھر الحمد شریف پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے۔ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو اور الحمد کے بعد اگر اوّل سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ بھی پڑھ لے ورنہ نہیں۔ اب اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور رکوع میں پہنچ جائے تو تکبیر ختم کرے اور رکوع کے لئے صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھدے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی، بازو پہلو سے چپکے ہوئے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے اور رکوع میں کم از کم تین بار یا پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے۔

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے اور ربنالک الحمد کہے۔

پھر اللّٰہُ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے، پھر دونوں ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف پیشانی زمین سے چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جمائے اور سمٹ کر سجدہ کرے۔ مردوں کی طرح نہیں۔ یعنی بازو کروٹوں سے ملادے، اور پیٹ ران سے، اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملادے اور کلائیاں زمین پر بچھادے۔ یوں ہی دونوں پیر بھی اور ہتھیلیاں۔ پیچھی ہی اور ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور سجدہ میں کم از کم تین بار یا پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ پھر سر اٹھائے اور دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں

Marfat.com

سُرین پر بیٹھے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کے کنارے گھٹنوں کے پاس اور قبلہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے۔

جب دونوں سجدے کرے تو دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل، گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑی ہو۔ اب جبکہ دوسری رکعت شروع ہوئی، اس میں ثنا (سبحانک اللھم) اور تعوّذ (اعوذ باللہ) نہ پڑھے بلکہ صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، پڑھ کر الحمد شریف پڑھے پھر کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے اور اس سے فارغ ہو کر پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کرے جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا اور دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح پہلی رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھی اور پڑھے

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔	تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں۔ سلام حضور پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اور اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لا کے قریب

Marfat.com

پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالے اور چھنگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملادے اور لفظِ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اسے ہلائے نہیں اور کلمہ الّا پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے۔

اب اگر دو سے زائد رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑی ہو مگر زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر اٹھے۔ (ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں) اور یہ نماز فرض نماز ہے تو ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانے کی ضرورت نہیں الحمد شریف پڑھنا کافی ہے۔

اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گی اس میں تشہد کے بعد یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ	اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم پر اور ان کی آل پر۔ بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ	اے اللہ برکت نازل کر سیدنا محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ہمارے سردار ابراہیم پر اور ان کی آل پر۔ بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر یہ دعا پڑھے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بے شک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو تو اپنی طرف سے میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم کر۔ بیشک تو ہی بخشنے والا بڑا مہربان ہے)

یہ دعا یاد نہ ہو تو کوئی اور دعا جو بزرگوں سے نقل ہوتی آرہی ہے پڑھے یا پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

اے اللہ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پھر داہنے شانے (مونڈھے) کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہ کہے پھر بائیں شانے کی طرف منہ پھیر کر یہی کہے۔ سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ اپنا رخسار دکھائی دے۔ سینہ نہ پھیرے۔ (درمختار ردالمحتار فتاوی برہنہ وغیرہ)

فائدہ:۔ نماز پڑھنے کا جو طریقہ ذکر کیا گیا ہے اس میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں بعض واجب ہیں کہ جان بوجھ کر ان کا چھوڑنا گناہ اور نماز کا دہرانا واجب۔ اور بھولے سے ہو تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔ بعض سنت مؤکدہ ہیں کہ اس کو چھوڑنے کی عادت ڈالنا گناہ ہے اور بعض چیزیں مستحب ہیں کہ کریں تو ثواب نہ کریں تو گناہ نہیں اب ہم علیحدہ علیحدہ تمام چیزوں کا بیان کرتے ہیں۔ انہیں خوب ذہن نشین کر لیں۔

Marfat.com

نماز کے فرائض

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں۔
(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعدۂ اخیرہ اور (۷) خروج بِصُنعِہٖ۔

۱۔ **تکبیر تحریمہ:**۔ درحقیقت یہ نماز کی شرطوں میں ہے لیکن چونکہ یہ نماز سے بالکل ملی ہوتی ہے۔ اس لئے اسے فرائض میں شمار کرتے ہیں تم یوں سمجھ لو کہ نماز کی سب شرطیں یعنی (۱) طہارت (۲) استقبالِ قبلہ (۳) سترِ عورت (۴) وقت (۵) نیت، یہ سب چیزیں تکبیر تحریمہ کے لئے شرط ہیں اور تکبیر تحریمہ نماز کے لئے شرط ہے یعنی تکبیر ختم ہونے سے پہلے ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر اللہ اکبر کہہ چکی اور ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:۔ لفظ اللّٰہ کو آللّٰہ یا اکبر کو اکبَر یا اکبار کہا تو نماز نہ ہوگی (درمختار)

۲۔ **قیام یعنی کھڑا ہونا:**۔ کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:۔ فرض، وتر اور سنتِ فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گی تو نہ ہوگی۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھنے کی اجازت ہے۔ مگر کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے کہ حدیث میں فرمایا ہے "بیٹھ کر نماز

Marfat.com

پڑھنے والے کی نماز، کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے" یعنی ثواب آدھا ملتا ہے۔ (بہارِ شریعت بحوالہ رد المحتار)

ب: قیام اس وقت فرض نہ رہے گا کہ انسان کھڑا نہ ہو سکے، یا سجدہ نہ کر سکے، یا کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر اس سے بیماری بڑھتی ہے یا دیر میں اچھا ہو گا، یا اتنی تکلیف ہو گی کہ برداشت سے باہر ہے، یا کشتی یا جہاز میں سوار ہے اور وہ چل رہی ہے اور چکر آنے کا غالب گمان ہے۔ تو حکم ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ: ۔ اگر دیوار وغیرہ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھے۔ بلکہ اگر وہ کچھ دیر بھی کھڑی ہو سکتی ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے

تنبیہ ضروری: ۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا معمولی سی تکلیف ہوئی یا گھر کے کام کاج کی زیادتی کی وجہ سے تھکان ہو گئی تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ یہی لوگ (مرد ہوں یا عورتیں) دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ان مسئلوں سے سبق لیں اور جتنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں انہیں پھر سے پڑھیں کہ وہ بدستور فرض باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (بہارِ شریعت)

۲۔ **قراءت:** ۔ یعنی قرآن کریم پڑھنا۔ اور قرآن پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام حروف اسی جگہ سے اور اسی طرح ادا کئے جائیں جو ان کے لئے مقرر ہے تاکہ ہر حرف، دوسرے حرف سے ممتاز ہو جائے اور پہچانا جا سکے (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ:۔ جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہ مقصد ہے کہ کم از کم آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہو نا ضرور ہے کہ خود سن سکے۔ اگر کسی نے اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سن سکی اور کوئی شور وغل وغیرہ بھی نہیں تو نماز نہ ہو گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ چھوٹی یا بڑی کسی ایک آیت کا پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت اور نفل نماز کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ ہاں امام کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو کسی نماز میں قرارت جائز نہیں یہاں تک کہ سورہ فاتحہ بھی امام کے پیچھے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار عالمگیری وغیرہ)

۴۔ رکوع :۔ اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پہنچ جائے یہ رکوع کا کم سے کم درجہ ہے اور عورت کے لئے رکوع میں یہی سنت ہے کہ پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ جس شخص کی کمر جھک گئی اور حدِ رکوع کو پہنچ گئی وہ رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

۵۔ سجود :۔ یعنی سجدہ کرنا۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور اس کے لئے ناک کی ہڈی کا بھی زمین پر لگنا ضروری ہے اور اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں جما سکتی تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے (عالمگیری)

مسئلہ:۔ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے تو اگر ایک بار سجدہ کرنا بھول

Marfat.com

گئی تو نماز جاتی رہی۔ سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہ ہو گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ:۔ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین یا کمانی دار گدے وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی خوب جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) ریل کے بعض ڈبوں میں اسی قسم کے گدے (کمانی دار) ہوتے ہیں اس گدے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ:۔ ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا۔ ورنہ ہو گیا۔ (درمختار)

۶۔ قعدۂ اخیرہ:۔ یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی ورسولہٗ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔

مسئلہ:۔ چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھی پھر یہ گمان کر کے کہ تین ہی ہوئیں کھڑی ہو گئی پھر یاد کر کے کہ چار ہو چکیں بیٹھ گئی پھر سلام پھیر دیا اگر دونوں بار کا بیٹھنا مل کر تشہد کی مقدار ہو گیا تو فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا تو جاگ اٹھنے کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ یوں ہی قیام قرارت رکوع و سجود میں اوّل سے آخر تک سوتی ہی رہی تو بیداری کے بعد ان کا پھر سے ادا کرنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ اور سجدۂ سہو بھی کرے۔ (ردالمحتار) لوگ اس سے غافل ہیں خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں (بہارِ شریعت)

Marfat.com

مسئلہ:۔ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھی اور تیسری کا سجدہ کر لیا، یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھی اور چوتھی کا سجدہ کر لیا تو ان سب صورتوں میں فرض نفل ہو گئے۔ لہٰذا اگر چاہے تو مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے تاکہ جوڑا ہو جائے اور اکیلی رکعت نہ رہے۔ ہاں مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔ (درمختار ردالمحتار)

۷۔ خروج بصنعہ:۔ یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد قصداً سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونا۔ سلام کے علاوہ کوئی اور کام قصداً کرے گی تو نماز کا دہرانا واجب ہو گا اور بلا ارادہ کوئی ایسا کام پایا گیا جو نماز میں نہیں کیا جاسکتا تو نماز باطل ہو گی۔ نئے سرے سے پڑھنا فرض رہے گا۔ (درمختار وغیرہ)

نماز کے واجبات کا بیان

پنج وقتہ نمازوں میں نیچے لکھی ہوئی چیزیں ادا کرنا ضروری ہیں۔ انہیں "واجبات نماز" کہتے ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا (۲) الحمد پڑھنا (۳) سورت ملانا یعنی فرض نماز کی دو پہلی رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ان کے برابر ایک یا دو آیتیں پڑھنا (۴) الحمد کا سورت

Marfat.com

سے پہلے ہونا (۵) الحمد اور سورت کے درمیان کسی اور چیز کا حائل ہونا (۶) قرأت سے فارغ ہوتے ہی رکوع کرنا (۷) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجود اور قومہ وجلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۸) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (۹) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (۱۰) قعدہ اولیٰ (۱۱) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا (۱۲) لفظ السلام دو بار کہنا (۱۳) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) دعائے قنوت سے پہلے لفظ اللہ اکبر کہنا (۱۵) نماز میں سہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا (۱۶) دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان، تین تسبیح کہنے کی مقدار چپ نہ رہنا (۱۷) ہر واجب و فرض کا اسی کی جگہ ہونا (۱۸) فرض، وتر اور سنتِ موکدہ میں قعدۂ اولیٰ کے تشہد (التحیات) کے بعد کچھ اور نہ پڑھنا۔

مسئلہ:۔ فرض، وتر اور سنت موکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر بھول کر ہو تو سجدۂ سہو کرے اور قصداً ہو تو نماز دہرائے۔ اور چار رکعت والے نوافل یا سنتِ غیر موکدہ کے (جیسے عصر اور عشا سے پہلے کی سنتیں) قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے۔ اور تیسری رکعت میں سبحان اور اعوذ بھی پڑھے کہ یہی مستحب ہے۔ (درمختار)

نماز کی سنتوں کا بیان

(۱) تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا (۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا

Marfat.com

(۳) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا (۴) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا (۵) تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لینا (۶) پہلے سبحان پھر اعوذ باللہ اور پھر بسم اللہ پڑھنا (۷) الحمد کے ختم پر آمین کہنا (۸) رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں نہ پھیلانا (۹) رکوع میں کم از کم تین بار سبحان ربی العظیم کہنا (۱۰) رکوع میں جانے کے لیۓ اللہ اکبر کہنا (۱۱) رکوع میں صرف اسی قدر جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۱۲) رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا ۔ (۱۳) سجدے کے لیۓ اور سجدے سے اٹھنے کے لیۓ اَللّٰہُ اکبر کہنا (۱۴) سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا (۱۵) کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنا (۱۶) سجدہ میں جانے کے لیۓ زمین پر پہلے دونوں گھٹنے ایک ساتھ رکھنا پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور سجدہ سے اٹھتے وقت اس کا عکس کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے (۱۷) سمٹ کر سجدہ کرنا (۱۸) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا (۱۹) دوسری رکعت کے لیۓ پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا (۲۰) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا ۔ (۲۱) داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا اور بایاں بائیں پر ۔ (۲۲) انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا اور ران کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا (۲۳) شہادت پر اشارہ کرنا (۲۴) تشہد کے بعد قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا (۲۵) درود شریف کے بعد عربی میں دعا کرنا ۔ اور بہتر وہ دعائیں ہیں جو بزرگوں سے منقول ہیں (۲۶) السلام علیکم ورحمۃ اللہ دو بار کہنا پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف (۲۷) ظہر، مغرب اور عشاء کے بعد مختصر دعا کر کے سنتوں کے لیۓ کھڑا ہو جانا ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا ۔ (درمختار عالمگیری وغیرہ)

Marfat.com

نماز کے مستحبات

(۱) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نظر رکھنا (۲) رکوع میں پاؤں کی پیٹھ کی طرف (۳) سجدہ میں ناک کی طرف (۴) قعدہ میں گود کی طرف (۵) پہلے سلام میں داہنے شانے کی طرف (۶) دوسرے میں بائیں طرف (۷) جماہی آئے تو منہ بند کئے رہنا۔ اگر نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور قیام میں نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی پشت سے۔ اور بلاضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے (۸) تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا (۹) جہاں تک بن پڑے کھانسی کو روکنا (۱۰) قیام کی حالت میں دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ (عالمگیری وغیرہ)

نماز کے بعد کے ذکر و دعا

۱۔ ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیۃ الکرسی اور تینوں قل[1] ایک ایک بار پڑھے۔

۲۔ سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ ۝ اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے پر لائے۔

۳۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اللّٰہُ اکبر ۳۴ بار پڑھے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز کے بعد ان کلموں کے کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔

[1] الاخلاص۔ الفلق۔ الناس

Marfat.com

نماز توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ:۔ کسی بھی قسم کی بات چیت کرنا اگرچہ بھول سے ہو یا کسی کے مجبور کر دینے سے ہو اگرچہ ایک آدھ بات ہی کیوں نہ ہو نماز فاسد کر دیتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ کسی شخص کو سلام کیا یا زبان سے سلام کا جواب دیا، یا کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یرحمک اللہ کہا یا جواب کی نیت سے الحمدللہ کہا یا خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمدللہ کہا یا بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا یا اللہ تعالےٰ کا نام سن کر جَلَّ جَلَالُہٗ کہا یا حضور پاک کا نام سن کر درود شریف پڑھا یا اذان کا جواب دیا یا شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی یا نماز میں دنیا کی باتوں کا خیال آیا اور وسوسہ دور کرنے کے لیے لاحول پڑھی تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی۔

(عالمگیری درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ آہ، اوہ، اف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے روئی اور حرف پیدا ہوئے یا بلاوجہ کھنکارنے میں دو حروف ظاہر ہوئے تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:۔ بیمار کی زبان سے بے اختیار آہ، اُوہ نکلی، نماز فاسد نہ ہوئی۔ یوں ہی چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوری میں نکل جاتے ہیں وہ معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ نماز کے اندر کھانا پینا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر۔

Marfat.com

تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل گئی یا کوئی بوند اس کے منہ میں گری اور اس نے نگل لی تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گئی اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ دانتوں سے خون نکلا اور نگل گئی۔ اگر حلق میں خون کا مزا محسوس ہوا تو نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا نماز جاتی رہی۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ عورت نماز میں تھی۔ مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا۔ پھر ہاتھ اٹھایا وعلیٰ ہذالقیاس۔ اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ پے درپے تین بال اکھاڑے یا تین جوئیں ماری یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا تو نماز جاتی رہی اور پے درپے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہو گی مگر مکروہ ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ:۔ تکبیر میں اَللہُ کو آللہُ یا اکبر کو آکبر یا اکبار کہا تو نماز فاسد ہو گئی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

وہ چند چیزیں جو نماز میں مکروہ تحریمی ہیں۔

مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں یہ ہم پہلے بتلا چکے ہیں۔ اب ان چیزوں کو بیان کیا جاتا ہے جن سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے۔ ایسی نماز کو دہرانا ضروری ہے ورنہ گناہ سر پر رہیگا۔

(۱) کپڑے یا بدن کے ساتھ کھیلنا (۲) کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا کہ مٹی نہ لگے (۳) کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں (۴) آدھی کلائی سے زیادہ آستین چڑھی ہوئی ہونا۔ (۵) زور کا پیشاب پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا ریح کا غلبہ ہوتے وقت نماز پڑھنا۔ (۶) انگلیاں چٹکانا یا انگلیوں کی قینچی باندھنا۔ (۸) کمر پر ہاتھ رکھنا (۹) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا (۱۰) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا (۱۱) ناک اور منہ کو چھپانا (۱۲) بے ضرورت کھنکار نکالنا (۱۳) قصداً جماہی لینا۔ (۱۴) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا (۱۵) نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں یا سر پر چھت وغیرہ میں یا سجدہ کی جگہ جاندار کی تصویر ہونا یا پیچھے ہی ہونا۔ (۱۶) الٹا قرآن مجید پڑھنا (۱۷) کسی واجب کو چھوڑ دینا مثلاً قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا (۱۸) قیام کے علاوہ کسی اور جگہ قرآن کریم پڑھنا (۱۹) رکوع میں قرارت ختم کر دینا (۲۰) الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔ (در مختار رد المختار عالمگیری۔ بہار شریعت)

چند وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ تنزیہی ہیں

مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں۔ لہذا بچنا ہی چاہئے۔

Marfat.com

کہ ثواب میں کمی نہ ہو۔

(۱) سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا حدیث میں اسی کو مُرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا۔ ہاں اگر وقت تنگ ہے یا ریل چلے جانے کا خوف ہے تو حرج نہیں۔ (۲) کام کاج کے میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۳) نماز میں انگلیوں پر آیتوں وغیرہ کا گننا (۴) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۵) بلا عذر آلتی پالتی مار کر بیٹھنا (۶) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا جب کہ دو ایک بار ہو اور پنکھا جھلا تو نماز جاتی رہی (۷) انگڑائی لینا اور خواہ مخواہ کھانسنا یا کھنکارنا (۸) نماز میں تھوکنا (۹) فرض کی ایک رکعت میں کسی سورت یا آیت کو بار بار پڑھنا۔ اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ مثلاً بھولے سے پڑھ گئی (۱۰) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھنا یوں ہی سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر ہو تو مکروہ ہے (۱۱) اعوذ باللہ بسم اللہ، سبحانک اللّٰھم اور آمین زور سے کہنا (۱۲) بغیر عذر دیوار یا لاٹھی وغیرہ پر ٹیک لگانا (۱۳) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرے پر خاک نہ لگے اور گرمی سے بچنے کے لیے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (۱۴) دائیں بائیں جھومنا (۱۵) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا (۱۶) منہ میں کوئی چیز مثلاً پیسہ لیے ہوئے نماز پڑھنا۔ اور اگر ایسی چیز ہے کہ اس کے ہوتے قرات نہیں کر سکتی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱۷) آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر آنکھیں بند کر لینے سے نماز میں دل لگے تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے (۱۸) مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا (۱۹) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ دل بٹے (۲۰) جلتی ہوئی آگ نمازی کے سامنے ہونا اور لالٹین یا چراغ وغیرہ ہو تو کراہت نہیں (۲۱) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا۔

(در مختار ردالمحتار عالمگیری وغیرہا)

Marfat.com

نماز وتر کا بیان

مسئلہ:۔ نماز وتر واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے تو اگر نماز وتر کسی طرح چھوٹ گئی تو اس کی قضا واجب ہے اور جب قضا پڑھے تو اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے خواہ کوئی سی دعا ہو البتہ قضا میں دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے۔ جب کہ اوروں کے سامنے پڑھے کہ وہ اس کی تقصیر سے واقف ہوں گے۔ (عالمگیری رد المحتار)

مسئلہ:۔ وتر کی نماز بیٹھ کر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ نماز وتر تین رکعت ہے اور اس کی ہر رکعت میں الحمد پڑھنا اور اس کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ وتر کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑی ہو جائے نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے، جیسے مغرب کے فرض پڑھتے ہیں۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ تیسری رکعت میں قرارت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کاندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ:۔ جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو اسے یاد کرنا چاہئے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت ہے اور جب تک یاد نہ ہو۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پڑھ لیا کرے۔ یہ بھی

Marfat.com

یاد نہ ہو تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ تین بار کہہ لیا کرے یہ بھی نہ آئے تو صرف یَا رَبّ تین بار کہہ لے واجب ادا ہو جائے گا۔ یوں ہی قل ھو اللہ شریف پڑھنے سے بھی واجب ادا ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ:۔ وتر کی نماز بیٹھ کر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

سنتوں اور نفل نمازوں کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشاء اور دو نماز فجر سے پہلے۔ (مسلم شریف وغیرہ)

مسئلہ:۔ جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی۔ یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں ورنہ سنتیں ادا نہ ہوں گی۔ یوں ہی اگر چار رکعت کی منت مانی اور دو دو کر کے چار پڑھیں تو منت پوری نہ ہوئی بلکہ ضروری ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ فجر کی نماز قضا ہو گئی اور زوال سے پہلے پڑھی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں۔ اور فجر کے علاوہ اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ جو سنتِ مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں

Marfat.com

جب تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو تو سبحانک اور اعوذ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والی سنت غیر موکدہ یا نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سبحنك اور اعوذ بھی پڑھے یہ پڑھنا مستحب ہے۔

(درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشہد میں بیٹھتے ہیں، اور قرات کی حالت میں سینے پر ہاتھ باندھے جیسے قیام میں باندھتے ہیں، مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث شریف میں فرمایا "بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز، کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔" وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ تراویح بالاجماع سنت موکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں اور تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ:۔ تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر ہو تو مکروہ ہے بلکہ بعضوں کے نزدیک ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ عورتیں سورتوں سے تراویح پڑھیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ الم ترکیف سے آخر تک دو بار پڑھیں کہ بیس رکعت پوری ہو جائیں گی اور رکعتوں کی گنتی بھی یاد رکھنی نہیں پڑے گی۔ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اگر قل ھو اللہ پڑھی تو یہ بھی جائز ہے۔

(ردالمحتار)

Marfat.com

قضا نماز کا بیان

مسئلہ :۔ سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنا فرض ہے۔ بیدار ہونے یا یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے۔ اب دیر لگانا مکروہ ہے اور گناہ کا باعث ہے اور یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا شرعی ضرورت کے اسے رات میں دیر تک جاگنا منع ہے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ :۔ کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے کو یاد دلا دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ :۔ جو نماز جیسی قضا ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی۔ مثلاً سفر کی چار رکعتی نماز دو ہی رکعت پڑھی جائے گی اگرچہ سفر ختم ہو گیا ہو اور اقامت کی چار رکعت والی چار رکعتیں چار ہی پڑھی جائیں گی اگرچہ سفر میں قضا پڑھے۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ :۔ پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے، کہ پہلے فجر پڑھے پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء اور پھر وتر پڑھے۔ مثلاً ظہر کی قضا ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر پھر عصر پڑھے یا وتر قضا ہو گیا تو اسے پڑھ کر فجر پڑھے۔ اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ :۔ قضا نمازیں جب پانچ فرضوں سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں ترتیب

Marfat.com

ضروری نہیں۔ اسے اختیار ہے کہ ان میں جو نماز چاہے پہلے ادا کرے اور جو چاہے پیچھے۔ بلکہ قضا نمازوں اور وقتی نمازوں میں بھی ترتیب کی حاجت نہیں رہتی ان میں بھی اختیار ہے کہ جو پہلے پڑھنا چاہے پڑھ لے۔ (ردالمختار)

مسئلہ:۔ قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ نماز ہوگئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ:۔ یہ اندیشہ ہے کہ اگر قضا نماز پڑھی تو وقتی نماز فوت ہو جائے گی تو پہلے وقتیہ نماز پڑھے پھر قضا پڑھے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ:۔ ایک نماز قضا ہو گئی اس کے بعد حیض آگیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھے اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی، نہ ہوگی جب کہ وقت میں گنجائش ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں۔ یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے تاکہ بری الذمہ ہو جائے۔ لیکن سنت موکدہ نہ چھوڑے۔ (ردالمختار)

مسئلہ:۔ قضا میں نیت یوں کرنی چاہیئے کہ "نیت کی میں نے پہلی فجر کی (یا پہلی ظہر یا عصر کی) جو مجھ سے قضا ہوئی اور جس پر قضا نمازیں بہت سی ہوں کہ گنتی یاد نہیں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کی بجائے صرف ایک بار کہے مگر تسبیح پوری ہو جانی چاہیئے۔ دوسری آسانی یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان ا

Marfat.com

تین بار کہہ کر رکوع میں چلی جائے۔ اور تیسری آسانی یہ ہے کہ پچھلی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ کہہ کر سلام پھیر دے۔ اور وتروں میں آسانی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک یا تین بار رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہہ لے۔ (فتاویٰ رضویہ)

پردہ سے متعلق چند آیات و احادیث

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ ......

(الی قولہ تعالےٰ) وَلَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

ان آیاتِ کریمہ سے حسب ذیل احکام معلوم ہوئے۔

۱۔ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اپنی نظریں نیچی رکھیں کہ مردوں کی نگاہ عورتوں سے اور عورتوں کی نگاہ مردوں سے علیحدہ رہے۔

۲۔ مرد اور عورتیں اپنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس حکم کے تحت زنا کاری کے علاوہ اور بھی سارے طریقے ناجائز شہوت رانی اور بدکاری و بدنظری کے آگئے۔ عاشقانہ افسانے اور ڈرامے، بے حیائی کے مناظر دکھلانے والے تھیٹر اور سینما، خیالات و جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والی تصویریں وغیرہ سب اس کے تحت میں آجاتی ہیں۔

۳۔ عورتیں اپنا سنگھار، خواہ وہ جسم کا ہو یا متعلقاتِ جسم کا، کسی اجنبی

Marfat.com

پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ اس کے تحت ہر وہ چیز آجاتی ہے جو غیروں کے لئے شوق و رغبت کا باعث ہو۔ مثلاً حسنِ صورت، خوش خرامی، لباس، خوشبو، پوڈر، غازہ وغیرہ۔ کیونکہ اس سے میلانِ طبع پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور یہ شرافتِ نسوانی کے خلاف ہے۔ چہرے کا کھلا رکھنا بھی اسی میں داخل ہے کہ چہرہ کھلا ہونا فتنوں کو دعوت دیتا ہے۔

۴۔ عورتیں اپنی زینت غیر مردوں پر ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ سر اور سینہ دو مقام خاص طور پر زینت کے ہیں ان کے ڈھانپنے کا اور زیادہ اہتمام رکھیں اس سے بہت سے فتنوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اور اس زینت میں قدرتی یا مصنوعی ہر وہ چیز داخل ہے جو عورت کی جانب رغبت اور التفات بڑھائے۔

۵۔ عورتیں چلتے وقت زمین پر اپنے پیر زور سے نہ رکھیں کہ ان کا اندرونی زیور معلوم ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ آواز جو رغبت اور دلکشی کا باعث ہو ممنوع ہے۔ بجنے والے زیور مثلاً پازیب یا جھانجن پہن کر زمین پر زور زور سے پاؤں رکھنا اسی میں داخل ہے۔ اسی لئے چاہیئے کہ عورتیں باجے دار جھانجن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں کرتا جس کی عورتیں جھانجن پہنتی ہیں اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جب زیور کی آواز دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے

Marfat.com

تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی تباہی کا باعث ہوگی۔ ایک اور آیتِ کریمہ میں ارشاد فرمایا:۔

یَاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ (اے غیب کی خبریں دینے والے محبوب آپ اپنی بی بیوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہدیں کہ اپنے اوپر چادر (یا برقع) ڈال لیا کریں۔)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ شریف عورتیں وہ ہیں کہ جب گھر سے کسی ضرورت کے باعث قدم باہر نکالیں تو ان کا سارا جسم کسی چادر یا برقع سے سر سے پاؤں تک چھپا رہنا چاہیئے۔ اس قسم کے سارے احکام کا حاصل یہ ہے کہ عورت اپنی وضع قطع اور لباس سے شریف عزت دار بی بی معلوم ہو کہ جس عورت کی چال ڈھال سنجیدہ اور شریفانہ ہوتی ہے آوارہ گردوں اور لفنگوں اور بدمعاشوں کو بھی اسے چھیڑنے کی جراءت مشکل ہی سے ہوتی ہے۔ ایسے فیشن پر لعنت جو زمانہ جاہلیت کی طرح عورتوں کو نیم برہنہ اور ننگا کر دے۔

احادیث کریمہ اس بارے میں بکثرت آئی ہیں مختصراً ہم چند احادیث پر اکتفا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں بجز اس کے کہ مجبور ہوں (طبرانی)

۲۔ عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔ (ترمذی)

Marfat.com

۳۔ دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر گئی اللہ کی لعنت۔ یعنی دیکھنے والے، جب بلا عذر شرعی قصداً دیکھے اور دوسرا اپنے آپ کو قصداً دکھائے (بیہقی)

۴۔ جب مرد، عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے (ترمذی)

۵۔ عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ دیور کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ دیور موت ہے۔ یعنی دیور کے سامنے ہونا، گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا زیادہ احتمال ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۔ ایک مرد دوسرے مرد کی ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت، دوسری عورت کی ستر کی جگہ دیکھے۔ (مسلم)

۷۔ ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے۔ پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال (اس طرح) بیان کرے گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے (بخاری)

۸۔ عورت کا اپنے گھر کے اندر نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس کا تہہ خانے میں نماز پڑھنا گھر کے اندر نماز پڑھنے سے بہتر ہے (ابوداؤد)

۹۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ حضور نے سب سے دریافت فرمایا کہ بتلاؤ عورت کے لیے کون سی بات سب سے بہتر ہے اس پر تمام صحابہ خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت مولیٰ علی فرماتے ہیں کہ میں نے واپس آکر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت فرمایا کہ عورتوں کے لیے سب سے بہتر کیا بات ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہ وہ غیر مردوں کو دیکھیں نہ غیر مرد انہیں دیکھیں۔ مولیٰ علی نے یہ جواب حضور سے عرض کیا (آپ اس جواب سے اس درجہ مسرور ہوئے کہ) ارشاد فرمایا (کیوں نہ ہو) وہ میری

Marfat.com

لختِ جگر ہیں۔ (دار قطنی)

۱۰۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ (کہ دونوں ازواج مطہرات سے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں۔ اتنے میں عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نابینا صحابی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور اندر آنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے ارشاد فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہیں ہم کو تو وہ نہیں دیکھ سکتے۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ (ابو داؤد)

۱۱۔ زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو (ابن ماجہ)

۱۲۔ ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں کی وضع قطع اختیار کرے اور نہ وہ مرد، جو عورتوں کی طرح رہے۔ (امام احمد)

پردے کے متعلق چند احکام

۱۔ کافر عورت شریعت میں اجنبی مرد کے حکم میں ہے۔ گھروں میں کافر عورتیں آتی جاتی رہتی ہیں اور مسلمان بیبیاں ان کے سامنے بے حجاب، مواضع ستر، سر و سینہ وغیرہ کھولے ہوئے آجاتی ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ اکثر دائیاں کافرہ ہوتی ہیں اور وہ بچہ جنانے کی خدمت انجام دیتی ہیں۔ اگر مسلمان دائیاں مل سکیں تو کافرہ سے ہرگز یہ کام نہ لیا جائے کہ کافرہ کے سامنے ان اعضاء کو کھولنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

۲ - صالحہ نیک اور شریف عورت کو چاہیئے کہ وہ اپنے کو بدکار فاحشہ عورت کے دیکھنے سے بچائے اگرچہ وہ مسلمان ہو۔ اس کے سامنے دوپٹہ وغیرہ نہ اتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر دوسرے مردوں کے سامنے اس کی شکل وصورت کا ذکر کرے گی جس سے فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ تو ایسی عورتیں، پاک دامنوں میں آئیں ہی کیوں۔ (عالمگیری)

۳ - عورت، کسی اجنبی مرد کے جسم کو نہ چھوئے جب کہ دونوں میں سے کوئی جوان ہو۔ اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شہوت پیدا نہیں ہوگی (عالمگیری) بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں۔ اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حد شہوت تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا ناجائز ہے۔ اور دونوں گناہگار۔ (بہارِ شریعت)

۴ - بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں۔ جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان یا پیٹ اور پیٹھ نظر آتی ہے اور بدن کی رنگت جھلکتی ہے۔ ایسے موقع پر کہ اجنبی مردوں کی نظر ان پر پڑے۔ اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

۵ - اگر بضرورت غیر مرد سے پس پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کریں کہ لہجہ میں نزاکت نہ آئے۔ اور بات میں لوچ نہ ہو۔ بات نہایت سادگی سے کی جائے عفت مآب خواتین کے لئے یہی شایاں ہے۔ (قرآن)

اللہ اللہ کہاں تو یہ تاکیدیں اور احتیاطیں اور کہاں یہ تفریح گاہوں، عام راہوں، مخلوط جلسوں، ملے جلے جلسوں میں عورتوں کی آمد و رفت اور

Marfat.com

بے حجابانہ گشت۔ کہاں تو شریعت مطہرہ کی یہ تاکید کہ عورت ہلکی خوشبو استعمال کرے کہ تیز خوشبو سے خواہ مخواہ، غیر مرد اس کی جانب متوجہ ہوں گے اور کہاں بے باکی و خود نمائی کی یہ نمائشیں کہ آدھے سر کے بال اور کلائیاں اور کچھ حصہ گلے یا پنڈلی کا کھلا رہنا تو گویا کوئی عیب ہی نہیں اور زیادہ بانکپن ہوا، نمائش کا شوق بڑھا تو دوپٹہ شانوں سے ڈھلکا ہوا۔ کریپ یا جالی یا باریک ململ یا نازک وائل یا اور ایسے ہی کپڑوں کا لباس کرتے قمیص، جمپر فراک جس سے بدن کی رنگت چمکے اور اسی حالت میں ان کا غیروں میں جانا، اجنبیوں میں پھرنا، غیر مردوں کے ساتھ بازاروں اور عام گزرگاہوں میں خرید و فروخت کرنا۔ کہاں تو عورتوں کا اپنے محلہ کی مسجد میں، گھر کے دروازے پر ادائیگی نماز کے لیے دو قدم کے فاصلے پر جانا ممنوع و ناجائز اور کہاں آج میر تماشے، باجے تماشے کی محفلوں میں مجلسوں میں بڑھتی ہوئی بے حیائیاں اور پروان چڑھتی آوارگیاں کہاں تو حدیث میں (غیروں کے گھر تو غیروں کے گھر، جہاں نہ اپنا قابو نہ اپنا گذر) اپنے مکانوں کی نسبت آیا کہ ”عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو کہ نامحرموں کی نظریں ان پر یا ان کی نظریں ان پر پڑیں گی، اور کہاں سینما، تھیٹر، پاپ گھر، اور پارکوں کلبوں میں یہ عریانیاں اور بدلحاظیاں۔

خیالی روشنی، روشن خیالی آج کل کی ہے
دلوں سے سلب اس نے کر لیا ہے نورِ ایمانی

اسی سلسلہ میں ایک حدیث اور سن لیں اور اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دوزخیوں میں دو گروہ ہیں۔ ایک ان میں سے ان عورتوں کا ہے جو (ظاہر

Marfat.com

میں تو) کپڑے پہنتی ہیں مگر (حقیقت میں) ننگی ہیں۔ یعنی اس قدر باریک اور ایسی لا پرواہی سے کپڑے استعمال کرتی ہیں کہ ان کا بدن چمکتا ہے اور کہیں سے کھلا ہوتا ہے۔ کہیں سے چھپا ہوا۔ آپ بھی دوسرے مردوں کی طرف رغبت کرتی ہیں (کہ بناؤ سنگھار کر کے دوسروں کا دل لبھاتی یا سرسے دوپٹہ اتار ڈالتی ہیں تاکہ دوسرے مردان کا چہرہ وغیرہ دیکھیں) اور مٹک مٹک کر چلتی ہیں (تاکہ دوسروں کو فریفتہ اور اپنی طرف مائل کریں) یہ عورتیں ہرگز بہشت میں داخل نہ ہوں گی اور جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے معلوم ہو جاتی اور دور دور تک پھیلتی ہے۔

(مشکوٰۃ)

شوہر کے حقوق

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً۔

آیتِ کریمہ میں تین باتیں بیان فرمائی گئیں جو خانگی نظامِ زندگی کے لئے سنگِ بنیاد اور بطور اصل کے بیان ہوتی ہیں اور جس کا لحاظ شوہر و بیوی دونوں کو یکساں رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ مردوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہاری بیویاں تمہاری ہی ہم جنس مخلوق ہیں تمہاری ہی طرح پیدا کی گئی ہیں۔ تمہاری جیسی خواہش، جذبات اور احساسات ان میں بھی موجود ہیں۔ بے روح مخلوق اور بے حس جسم نہیں۔

۲۔ ان کی پیدائش کا منشا یہ بھی ہے کہ وہ تمہارے لئے سرمایۂ راحت و تسکین ہیں۔

Marfat.com

تمہارے لیے سکونِ قلب کا باعث ہیں۔ تمہارے درد کا درماں اور تمہارے غم کا مداوا ہیں۔ تمہارے لیے پیدا کی گئی ہیں کہ تمہارا دل ان سے لگے۔ جی ان سے بہلے۔

۳۔ تمہارے اور ان کے تعلقات کی بنیاد ہی باہمی محبت، اخلاص اور ہمدردی پر ہونا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی رفاقت کے لیے اپنے ایک ہم جنس کی تلاش ہوتی ہے اور یہ خدا کی پیدا کی ہوئی فطرت ہے۔ چنانچہ زن و شوہر کے باہمی اخلاص و محبت کو خدا نے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔

قرآن پاک نے ایک لفظ سکون سے بیوی کی رفاقت کی جس حقیقت کو ظاہر کیا ہے وہ میاں بیوی کے تعلقات کے تمام فلسفے کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کا خلوت خانہ، دنیا کی کشاکشوں اور مشکلوں میں امن و سکون کا گہوارہ ہونا چاہیئے اور میاں بیوی کے باہمی تعلقات میں اتنی خوشگواری ہونی چاہیئے جس سے عورت کی پیدائش کا منشا پورا ہو۔ یعنی باہمی اخلاص و پیار، مہر و محبت اور سکون و چین۔ اگر کسی نکاح سے یہ اغراض پورے نہیں ہوتے تو اس میں دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک کا قصور ہے۔

یہ باہمی میل جول کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اس کی صورت صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ بیوی شوہر کی فرمانبرداری اور شوہر بیوی کی دلجوئی کرے۔

میاں بیوی باہم اپنے اپنے حقوق کے اعتبار سے گو برابر ہیں لیکن جس طرح باپ اور بیٹے اپنے اپنے حقوق میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اور شریعت کا حکم ہے

Marfat.com

کہ باپ افسر ہو کر رہے، بیٹا ماتحت ہو کر۔ باپ حکم دے اور بیٹا مانے۔ اسی طرح معاشرے کی انتظامی مشین میں مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے۔

قرآن کریم کا ارشادِ گرامی ہے:۔

الرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۔ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ

یعنی مرد عورتوں پر حاکم، ان کے سردھرے، ان کے امور کا انتظام کرنے والے، ان کی کفالت کرنے والے، اور ان پر احکام نافذ کرنے والے ہیں اور دنیا کے انتظامی معاملات اور خانگی نظام میں عورت مرد کے ماتحت اور اس کی تابع ہے اور یہ اس لئے کہ مرد کو اپنے قوائے جسمانی اور دل و دماغ کی برتری حاصل ہے اور دوسرے یہ کہ عورت خرچ میں مرد کے دست نگر رہتی ہے اور مرد عورت کے جائز مصارف کا بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے نیک بی بیوں کی علامت یہ ہے کہ وہ شوہر کی غیر حاضری میں اس کی عزت و ناموس اور اس کے مال و جائداد کی نگہداشت کرنے والیاں ہوتی ہیں۔ اور ہمہ اوقات اپنی اور اپنے شوہر کی عزت و آبرو اور مال کا خیال رکھتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان میں اپنی عصمت کا خیال اور شوہر کی وفاداری کا جذبہ پیدا کر کے انہیں محفوظ کر دیا ہے۔ مختصر لفظوں میں عورت کے ذمہ یہ تین فرائض ہیں جو قرآن نے اس پر عائد کئے۔

۱۔ اپنے شوہر کی اطاعت گذار اور وفادار ہو۔

۲۔ سلیقہ شعار ہو کہ شوہر کے مال و دولت کو برباد نہ کرے۔

Marfat.com

۳۔ عفت مآب ہو کہ اپنی اور اپنے شوہر کی عزت و ناموس پر آنچ نہ آنے دے۔

اسکول اور کالجوں میں پڑھی ہوئی لڑکیاں ذرا غور کریں اور اپنے دامن میں ذرا جھانک کر دیکھیں کہ وہ اس قرآنی معیار پر کہاں تک پوری اترتی ہیں اب اس سلسلے کی چند احادیثِ کریمہ سنئے۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۔ عورت پر سب لوگوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا ہے۔ (حاکم)

۲۔ اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اللہ تعالےٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔ (ابوداؤد۔ حاکم)

۳۔ عورت ایمان کا مزا نہ پائے گی جب تک حقِ شوہر ادا نہ کرے۔ (طبرانی)

۴۔ عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں نہ آنے دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔ (طبرانی)

۵۔ عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (ابونعیم)

Marfat.com

۶۔ جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے۔ ورنہ شہیدوں میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔ (طبرانی)

۷۔ وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی۔ (بیہقی)

۸۔ شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصے میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ عزوجل اس سے ناراض رہتا ہے۔ (بخاری مسلم)

۹۔ جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حوریں کہتی ہیں کہ خدا تجھے قتل کرے۔ اسے ایذا نہ دے۔ یہ تو تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔ (ترمذی)

۱۰۔ اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو۔ اس لئے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا رہتا یہ کھڑی رہتی۔ (ابونعیم)

۱۱۔ تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں کہ شوہر اس سے جو کہے وہ مانے۔ جب شوہر اسکی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اور اگر شوہر

Marfat.com

قسم دے کر کچھ کہے تو وہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ (ابن ماجہ)

بیوی کے حقوق

اللہ عزوجل کا ارشادِ گرامی ہے:۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۔

اردو میں یہ مضمون یوں ادا ہوگا کہ جس طرح مردوں کا حق عورتوں پر ہے اسی طرح عورتوں کا حق بھی مردوں پر ہے۔ گویا دنیا کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ بس مردوں کے حقوق عورتوں پر اور شوہروں ہی کے حقوق بیویوں پر ہوتے ہیں۔ نہیں، بلکہ اسی طرح عورتوں کے بھی حقوق مردوں پر اور بیویوں کے حقوق بھی شوہروں پر ہوتے ہیں۔ عورتیں جانور یا جائداد نہیں کہ مالِ موروثہ کی طرح ان پر مردوں کو تصرف کا حق حاصل ہو تو شوہر کہیں اس بھول میں نہ پڑ جائیں کہ ان کے صرف حقوق ہی حقوق ہیں اور فرض و ذمہ داری کچھ نہیں۔ فرائض ان پر بھی اسی طرح عائد ہوتے ہیں جس طرح ان کے ان کی بیویوں پر۔ اسی طرح بیویاں بھی کہیں اس روشن خیالی میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ خدمت کرنا ہمارا کام نہیں۔ یہ کام مردوں کا ہے ہمارا کام خدمت لینا ہے۔

لیکن ان حقوق کا معیار وہ نہیں جو ہوائے نفس کے ماتحت کسی دستور سے لیا جائے اور اس کا نام ضابطۂ حقوقِ نسواں رکھ دیا جائے۔ بلکہ ان حقوق کی ساری باتیں اور تفصیلات شریعتِ مطہرہ کے احکام اور عقلِ سلیم کے ماتحت ہونی چاہئیں۔

Marfat.com

شوہروں کو یہ بات خوب ذہن نشیں کر لینی چاہئے کہ وہ عورتوں کے مالک نہیں ان کی بیویاں ان کی کنیزیں نہیں۔ بلحاظ حقوق دونوں ایک سطح پر ہیں ہاں جسمانی ساخت اور دماغی قوت کے باعث مرد کو ایک طرح کی فضیلت حاصل ہے۔

قرآنِ کریم کا ارشادِ گرامی ہے:۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ؁

اس آیتِ کریمہ کا ماحصل یہ ہے کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے گذر بسر کرنا چاہیئے خواہ وہ سہاگن ہوں یا بیوہ۔ آیتِ کریمہ نے تہمت، عیب جوئی، بدگمانی اور غیبت و بدگوئی کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیئے۔

مرد بعض اوقات، اظہارِ خفگی کے وقت، عورت کی برائیاں گنانا شروع کر دیتا ہے اور اسے اپنا حق سمجھتا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا کہ جو عورت تمہارے دامن سے وابستہ ہے مانا کہ اس میں کچھ برائیاں اور لاپرواہیاں ہیں۔ لیکن ان برائیوں کے ساتھ کچھ خوبیاں بھی تو پائی جا سکتی ہیں۔ اگر وہ بدزبان یا لاپرواہ ہے تو ساتھ ہی مثلاً تمہاری وفادار اور عصمت شعار بھی تو ہے تو اس کی ان خوبیوں کو بھی تو نظر میں لاؤ، کبھی ان کا بھی خیال کر لیا کرو۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔

"وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو"

مرد عورت دونوں کو حکم ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے مخلص اور وفادار

Marfat.com

رہیں بلکہ یک جان دو قالب ہوں ۔ ایک دوسرے کے پردہ پوش ، ایک دوسرے کی زینت اور ایک دوسرے کی تکمیل کا ذریعہ ہوں اور ایک دوسرے کی معاشی اور معاشرتی کمی میں کمال کا وسیلہ بن کر رہیں ۔

اکثر عورتوں میں ضد اور ہٹ ہوتی ہے ۔ مرد کو چاہیئے کہ اس کی ضد کے مقابلے میں سختی اور درشتی سے کام نہ لے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

۱ ۔ عورتوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کہ ان کی پیدائش ٹیڑھی پسلی سے ہوئی ہے ۔ وہ ٹیڑھے پن سے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی ۔ اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے ۔ (مسلم)

۲ ۔ مسلمان مرد ، اپنی مسلمان بیوی سے بغض نہ رکھے ۔ اگر اس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی ۔ (مسلم) یعنی عورت کی ساری ہی عادتیں خراب نہیں ہوں گی ۔ جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اس کی اچھی عادتوں پر نظر رکھے ۔ (مسلم)

سبحان اللہ مردوں کو بیویوں کے معاملے میں خوش ، قانع اور راضی رہنے کا کیسا عمدہ نسخہ حکیم انسانیت نے تعلیم فرما دیا ۔

۳ ۔ تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں (ترمذی) انسان کے بہتر ، خوش اخلاق اور صالح ہونے کی یہ ایک ایسی پہچان

Marfat.com

بتادی گئی ہے کہ اس آئینہ میں ہر شخص اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ جو اپنوں کے ساتھ احسان اور انصاف نہیں کر سکتا اس سے کیا توقع کہ وہ دوسروں سے اچھا سلوک کرے گا حسنِ معاملہ اور نیکی گھر سے شروع ہونی چاہیئے۔

حجتہ الوداع کے مشہور خطبہ میں حضور کا ارشاد گرامی ہے۔

۴۔ اے لوگو! عورتوں کے بارے میں، نیکی اور بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ بے شک عورتوں کا تمہارے اوپر حق ہے۔ تم ان کے پہنانے اور کھلانے میں نیکی اختیار کرو۔ (ابن ماجہ)

۵۔ ایک موقع پر ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! بیوی کا حق شوہر پر کیا ہے؟ فرمایا جب خود کھائے تو اس کو کھلائے۔ جب اور جیسا خود پہنے اس کو پہنائے نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے نہ اس کو برا بھلا کہے اور نہ گھر کے علاوہ اس کی سزا کے لئے اس کو علیحدہ کر دے۔ (ابن ماجہ)

الغرض اسلامی خاندان میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا بہی خواہ ایک دوسرے کا ہمدرد اور ایک دوسرے کا پردہ پوش رہنا چاہیئے۔ باہمی رواداری سے کام لینا چاہیئے۔ دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وہ اس کے لئے اوڑھنا بچھونا ہے یہ اس کے لئے اوڑھنا بچھونا۔ جس طرح لباس جسم کے عیبوں کو چھپاتا ہے اور اس کے حسن و خوبی کو ابھارتا ہے اسی طرح شوہر اور بیوی کا اخلاقی کمال یہ ہے کہ ایک دوسرے کی کمزوری کو چھپائیں اس پر صبر کریں اور ایک دوسرے کی خوبیوں کو نگاہ میں رکھیں اور بہتر سے بہتر صورت میں اپنے باہمی تعلقات کو ظاہر کریں۔

Marfat.com

چہل احادیث

ارشاد فرماتے ہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم :۔

۱۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ بیماری ہے اور اس میں برکت نہیں ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اٹھالیا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے ۔ (ابن عساکر)

۲۔ کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پانی پئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔ (مسلم)

۳۔ کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پئے اور جو بھول کر ایسا کر گذرے وہ قے کر دے ۔ (مسلم)

۴۔ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے ۔ وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے ۔ (بخاری)

۵۔ جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی دینا چاہیئے سوائے منہ اور ہتھیلیوں کے ۔ (ابوداؤد)

۶۔ جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے ۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا

Marfat.com

کپڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجہ) لباسِ شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے۔ یہ عادت عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ انہیں خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

۷۔ ان عورتوں پر لعنت، جو مردوں کی طرح وضع قطع اختیار کریں اور ان مردوں پر لعنت جو عورتوں کی طرح رہیں سہیں۔ (ابوداؤد)

۸۔ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔ (بخاری)

۹۔ جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (ابو یعلیٰ)

۱۰۔ جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو۔ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی۔ (ترمذی)

۱۱۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں ربّ العلمین اور اگر وہ رب العلمین (بھی) کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یرحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) (طبرانی)

۱۲۔ ان دلوں میں بھی زنگ لگ جاتی ہے۔ جس طرح لوہے میں پانی لگ جانے سے زنگ لگتی ہے۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کی جلا (صفائی) کس چیز سے ہوگی۔ فرمایا۔ کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوتِ قرآن سے۔ (بیہقی)

۱۳۔ بدفالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کی فال کیا چیز ہے۔ فرمایا۔ اچھا کلمہ جو کسی سے سنے (مسلم) یعنی کہیں جاتے وقت

Marfat.com

یا کسی کام کا ارادہ کرنے وقت، کسی کی زبان سے اگر اچھا کلمہ نکل گیا تو یہ فال حسن ہے۔

۱۴ - دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون (باعثِ لعنت) ہیں نغمہ کے وقت باجے کی آواز، اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز (بزار)

۱۵ - گانے سے دل میں نفاق اگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی اگتی ہے۔ (بیہقی)

۱۶ - بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۷ - ابن آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

۱۸ - آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے یعنی جو چیز کارآمد نہ ہو اس میں نہ پڑے۔ (امام مالک)

۱۹ - فحش جس چیز میں ہوگا اسے عیب دار کر دے گا اور حیا جس چیز میں ہوگی اسے آراستہ کر دے گی۔ (ابن ماجہ)

۲ - اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کو دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے، اور اللہ کے برے بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں دوستوں میں جدائی

Marfat.com

ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔ (بیہقی)

۲۱۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کو ٹٹولا نہ کرو (ما)

۲۲۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔ اور صدقہ خطا کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے (ابن ما)

۲۳۔ سب سے برا قیامت کے دن وہ بندہ ہے جس نے دوسرے کی نیکی کے بدلے میں اپنی آخرت برباد کر دی۔ (ابن ماجہ)

۲۴۔ مسلم کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو جہنم میں گیا۔ (امام احمد)

۲۵۔ جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔ (حاکم)

۲۶۔ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت و توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے۔ (ترمذی)

۲۷۔ جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (بخاری)

۲۸۔ ایمان و حیا دونوں ساتھی ہیں ایک کو اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

Marfat.com

۲۹۔ اپنے صحن (یا مکان) کو ستھرا رکھو یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو (ترمذی)

۳۰۔ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دل اور اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔ (مسلم)

۳۱۔ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (مشکوٰۃ)

۳۲۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قصور معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھائے گا۔ (بخاری)

۳۳۔ اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کر دے گی اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کر اور مسکین اور پڑوسی اور سوالی کا حق پہچان۔

(امام احمد)

۳۴۔ دو عورتیں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ ارشاد فرمایا۔ تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی)

۳۵۔ ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا۔ اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔ (مسلم)

۳۶۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو جب تک اس میں کا اس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

(ترمذی)

Marfat.com

۳۷۔ جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی (۱) دل، شکر گزار۔ (۲) زبان، یادِ خدا کرنے والی (۳) بدن، بلا پر صابر اور (۴) ایسی بی بی، کہ اپنے نفس اور مالِ شوہر میں گناہ کی طالب نہ ہو۔ (طبرانی)

۳۸۔ جب ایسا شخص پیغام بھیجے جس کے خلق اور دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ و فسادِ عظیم ہو گا۔ (ترمذی)

۳۹۔ جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (امام احمد)

۴۰۔ (کسی کے مرنے یا مصیبت کے وقت) جو منہ پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔ (بخاری)

اولاد کی تعلیم و تربیت

مرد اور عورت کے خانگی تعلقات کا مقصد صرف عمل زوجیت کی تکمیل اور تسکین نفس نہیں بلکہ اسلام کے نزدیک یہ ایک تمدنی فریضہ ہے جس سے نسلِ انسانی کی حفاظت مطلوب ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ عورت کا کام محض بچے پیدا کرنا نہ ہو بلکہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی مناسب پرورش بھی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے عورت کے لئے "حرث" یعنی کھیت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس طرح ایک کھیت کے دامن سے ایک خاص ترتیب اور عمل سے فصل تیار ہو کر نکلتی ہے اسی طرح صنف نازک کے دامن سے بھی نسلِ انسانی کو مکمل طور پر تیار ہو کر نکلنا چاہیئے۔ چنانچہ والدین کو ہدایت کی گئی

Marfat.com

ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھیں اور ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ معاشرے کے معزز فرد بن سکیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ بچوں کی اخلاقی تربیت کے قواعد کو ایک دستور العمل کے طور پر مرتب کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

تربیت کی اصل بنیاد چونکہ بچپن میں پڑتی ہے۔ اس لئے اسی وقت سے اس کی دیکھ بھال رکھنی چاہیئے۔ بچے میں سب سے پہلے غذا کی رغبت پیدا ہوتی ہے اسے بتانا چاہیئے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں۔ دسترخوان پر جو کھانا سامنے اور قریب ہو اسی طرف ہاتھ بڑھائے۔ کھانے کی طرف یا کھانے والوں کی طرف نظر نہ جمائے۔ جلد جلد نہ کھائے، نوالہ اچھی طرح چبائے۔ ہاتھ اور کپڑے کھانے میں آلودہ نہ کرے۔ کم کھائے اور معمولی کھانے پر اکتفا کرے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

سفید کپڑے پہننے کا شوق دلایا جائے اور اسے سمجھایا جائے کہ شوخ رنگ کے کپڑے یا ریشمی یا بھڑکدار کپڑے پہننا عورتوں کا کام ہے۔ جو لڑکے اس قسم کے کپڑوں کے عادی ہوں ان کی صحبت سے بچایا جائے۔ کاہلی اور آرام پرستی سے نفرت دلائی جائے۔ جب بچے سے کوئی پسندیدہ فعل ظہور میں آئے تو تعریف کرکے اس کا دل بڑھایا جائے اور اسے انعام دیا جائے۔ اس کے خلاف کبھی کوئی بات ظاہر ہو تو چشم پوشی کرنا چاہیئے تاکہ برے کاموں پر دلیر نہ ہو جائے خصوصاً جب وہ خود اس کام کو چھپانا چاہتا ہو۔ اگر دوبارہ وہ فعل سرزد ہو تو تنہائی میں اسے سمجھانا چاہیئے کہ یہ بہت بری بات ہے۔ لیکن بار بار اس کو

Marfat.com

ملامت نہ کرنی چاہیئے اس سے بات کا اثر کم ہو جاتا ہے اور بچے میں ڈانٹ ڈپٹ سننے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

اس بات کی سخت تاکید کرنی چاہیئے کہ بچہ کوئی کام چھپا کر نہ کرے۔ کیونکہ بچہ اسی کام کو چھپا کر کرتا ہے جس کو وہ برا سمجھتا ہے اس لئے جب چھپا کر کام کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی تو بچہ بہت سی بری عادتوں سے محفوظ رہیگا۔

مجلس میں تھوکنے، جماہی اور انگڑائی لینے، لوگوں کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنے، پاؤں پر پاؤں رکھنے اور ٹھوڑی کے نیچے ہتھیلی رکھ کر بیٹھنے سے منع کرنا چاہیئے۔

قسم کھانے سے بالکل روکنا چاہیئے گو سچی ہو۔ بات خود شروع نہ کرے۔ بلکہ پوچھے تو جواب دے۔ مخاطب کی بات کو توجہ اور غور سے سنے۔ مکتب سے پڑھ کر نکلے تو اس کو موقع دیا جائے کہ کوئی کھیل کھیلے۔ کیونکہ ہر وقت پڑھنے لکھنے میں مصروف رہنے سے دل بجھ جاتا ہے۔ ذہن کند ہو جاتا ہے اور طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔ انتہی

مجدد دین و ملت اعلحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا "زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر لا الٰہ الا اللہ پھر پورا کلمہ طیبہ سکھایا جائے۔ جب تمیز آئے قرآن مجید پڑھائے۔ استاد نیک صالح متقی صحیح العقیدہ سن رسیدہ کے سپرد کرے اور دختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔ بعد ختم قرآن مجید ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔ عقائد اسلام و سنت سکھائے۔ لوح سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہوگا۔

Marfat.com

حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصل ایمان و عین ایمان ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و اولیاء و علما کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصل سنت و زیور ایمان بلکہ باعث بقائے ایمان ہے۔ سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔ علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل، توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامت صدر و لسان وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حرص، طمع، حب دنیا، حب جاہ، ریا، عجب، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا برائیوں کے رذائل پڑھائے۔ پڑھانے سکھانے میں رفق و نرمی ملحوظ رکھے۔ موقع پر چشم نمائی تنبیہ تحدید کرے مگر کوسنا نہ دے کہ اس کا کوسنا ان کے لئے سبب اصلاح نہ ہوگا بلکہ اور زیادہ فساد کا اندیشہ ہے۔ زنہار زنہار بری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یار بد مار بد سے بدتر ہے۔ نہ ہرگز ہرگز کتب عشقیہ و غزلیات فسقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی جدھر جھکائے جھک جاتی ہے۔ جب دس برس کا ہو نماز مار کر پڑھائے۔ خاص لڑکی کے حقوق سے ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمت الٰہیہ جانے سینا پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے۔ بیٹوں سے زیادہ دل جوئی اور خاطرداری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ دینے میں انہیں اور بیٹوں کو کانٹے کی تول برابر رکھے۔ جو چیز دے پہلے انہیں دے کر بیٹوں کو دے۔

جہاں ناچ گانا ہو ہرگز نہ جانے دے۔ اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کہ گانا سخت سنگین جادو ہے۔ اور ان نازک شیشوں کو تھوڑی

Marfat.com

ٹھیس بہت ہے۔ بلکہ بیگانوں میں جانے کی مطلقاً بندش کرے۔ گھر کو ان پر زنداں کر دے۔ (مشعلۃ الارشاد)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

وَآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

العبد محمد خلیل خاں القادری البرکاتی غفی

البرکات لطیف آباد ۸

حیدرآباد سندھ

۱۵ ر رمضان المبارک ۹۳ھ ہفتہ

Marfat.com

اَحْسَنُ الوِعَاءِ لِآدابِ الدُّعَاءِ

مُصَنِّفْ: افضل المحققین اکمل المدققین حضرت مولانا محمد نقی علی خاں صاحب (والد ماجد اعلیٰ حضرت) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شَارِح: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

مبحث دعا میں یہ عجیب و غریب، جامع و نافع کتاب مستطاب، جس میں دعا کے فضائل و آداب، اجابت کے اوقات و اماکن و اسباب، اسم اعظم رب الارباب، قضائے حاجت کی تراکیب لاجواب وغیرہا۔

جملہ مسائل متعلقہ دعا بکمال شرح و بسط بزبان اردو مندرج ہیں اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔

صفحات۔ ۲۰۴، سائز ۱۶/۲۰×۳۰، عمدہ کتابت

ٹائٹل۔ سہ رنگہ، دیدہ زیب خوشنما

آفسٹ طباعت

ہدیہ چار روپے ۸/-

ناشر
سنی دار الاشاعت کراچی

Marfat.com

سوادِ اعظم کا محبوب ترجمان

ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی

☆ کسی بھی بک اسٹال سے آج ہی خریدیے ☆

آپ کے حقوق کے لئے سرگرم عمل

خود پڑھیئے، احباب کو پڑھوایئے

سالانہ چندہ بذریعہ رجسٹری	فی شمارہ
۳۵ روپے	۲/۵۰ روپے

رابطہ کے لیے!

فون نمبر ۲۲۲۷۲۷

۲۷، محمدی مینشن مارسٹن روڈ، کراچی ۳

نفیس اکیڈمی آفسٹ پرنٹرز۔ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com